

تنظیم اسلامی کا ترجمان

٢٠٢٣ مارچ ١٤٤٤ھ / ١٤ شعبان ٢٧

استقبال رمضان المبارك

رمضان المبارک جلد ہی بھم پر سایہ فگن ہونے والا ہے۔ یقیناً ہمارے دل میں اس ماہ کی بڑی قدر ہے لیکن کیا ہم اس کے لیے تیاری کرتے ہیں؟ کیا ہم اپنے اپنے عالم کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ بھی اس سلسلے میں تیاری کریں اور غلطات سے کام نہ لیں؟ اللہ کے رسول ﷺ نے شبستان کے معینے میں صحابہ کرام نے یہ کوئی کشرا کرتے اور خطبہ دیتے ہیں جس میں انہیں رمضان کی آمد کی خوشخبری سناتے تھے۔ رمضان کی غافلیت اور اہمیت کے پوشاظم اس کی تیاری کے سلسلے میں تجوہ دلاتے۔

ایسے ہی خطبے میں آپ سلسلہ نبیتے ارشاد فرمایا: "اے لوگو! انقریب تم پر ایک عظیم الشان ماہ مبارک سالیمان ہونے والا ہے۔ اس ماہ مبارک میں ایک رات ایسی بھی ہے جو برادر توں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض کیے، اس کے قیام کو اپنی خوشی کا زیر یہ قرار دیا تو حسن شفیع نے اس مادہ میں ایک پچھا سا کار خیر انجام دیا اس نے دمکھ ماہ کے فرض کے برادر علی حاصل کر لی، یہ مرد اور ہمدردی کا بیند ہے۔ یہ وہ ماہ مبارک ہے، جس میں اللہ اپنے بندوں کے رزق میں اشاعت فرماتا ہے۔ اس ماہ مبارک میں جس نے کسی روزے دار کا اخواتر کرایا۔ روزے دار کے روزے میں کمی کے بغیر اس نے روزے دار کے برادر وابح حاصل کیا اور خوب کو ہنم سے بچا لی۔ حسناً یہ کرام جملہ نے عرض کیا۔ لے کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے بھائی توروزے دار کو اخواتر کرنے کی استطاعت ہوتی رکھتا ہے؟ آپ سلسلہ نبیتے ارشاد فرمایا: جس نے روزے دار کو پرانی کا گھوٹ پلا لیا، یادو دھکا گھوٹ پلا لیا، یا ایک بھگوڑ کے ذریعے افظار کر لیا اس کا اجر اسی کے برادر ہے اور اس کے لیے بھی ہنم سے نجات ہے۔ اس سے روزے دار کے اجر میں نہیں ہوگی۔ جس نے اپنے ماحتوں سے بکا کام لیا اس کے لیے بھی ہنم سے نجات ہے۔ (مکملہ)

ماہ مبارک کی آمد سے پہلے پہلے اس کے مقام، اس کی عظمت، اس کی فضیلت، اس کے مقدامہ اور اس کے پیغام کو اپنے ذہن میں تازہ کریں تاکہ اس کی برکات سے بھر پور فائدہ اٹھائیں اور اس بات کا پختہ ارادہ کریں کہ اس ماہ مبارک فرید اللہ مرد  
میں ایسے اندر تقویٰ کی عفت پیدا کرنے کی کوشش کرس گے جو روزہ کا ماضی ہے۔

مکالمہ

## اس شمارے میں

## قرآن اور سنت کا ماہمی تعلق (2)

حیا اور ایمان

روتھر شیلڈ انتظامیہ کا پاکستان کی طرف رخ

علم اور بردباری

رمضان کے گزار س؟

نظم اسلامی کی حسا اور ایمان مہم



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[سورة السعرا]

[آیات: 199-203]

فَقَرَأَهُ عَلَيْهِمْ مَا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩٩﴾ كَذَلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ طَلَابِ لَا يُؤْمِنُونَ  
بِهِ حَتَّى يَرَوُ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٢٠٠﴾ فَيَأْتِيهِمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٠١﴾  
فَيَقُولُوا هَذُنْهُ مُنْظَرٌ وَنَّ

آیت: ۱۹۹ «فَقَرَأَهُ عَلَيْهِمْ مَا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۹۹﴾» اور وہ اسے ان کو پڑھ کر ساتا تب بھی وہ اس پر ایمان لانے والے نہیں تھے۔

ہم یہ بھی کر سکتے تھے کہ قرآن کسی ایسے شخص پر نازل کر دیتے جس کی مادری زبان عربی نہ ہوتی، پھر اگر ایسا شخص انہیں عربی قرآن پڑھ کر ساتا تو یہ گوایا کہ لا مجرم ہوتا، لیکن یہ لوگ پھر بھی اسے مانے والے نہیں تھے۔

آیت: ۲۰۰ «كَذَلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٠٠﴾» اسی طرح ہم نے داخل کر دیا ہے اس (انکار) کو مجرموں کے دلوں میں۔

قرآن کا انکار ان لوگوں کے دلوں میں اب ڈیرے جما پکا ہے۔ اب انہیں لا کہ مجرمے دکھادیے جائیں یہ مانے والے نہیں ہیں۔

آیت: ۲۰۱ «لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّى يَرَوُ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿۲۰۱﴾» یہ ایمان نہیں لائیں گے اس پر جب تک کہ دیکھنے لیں دردناک عذاب کو۔

آیت: ۲۰۲ «فَيَأْتِيهِمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۲۰۲﴾» ”تو وہ ان پر اچانک آجائے گا اور انہیں گمان بھی نہیں ہو گا۔“

آیت: ۲۰۳ «فَيَقُولُوا هَذُنْهُ مُنْظَرٌ وَنَّهُ مُنْظَرُونَ ﴿۲۰۳﴾» ”(اس وقت) یہ کہیں گے کہ کیا ہمیں مہلت مل سکتی ہے؟“

اس وقت یہ بھائی دیں گے کہ کسی طریقے سے وہ عذاب مل جائے اور انہیں تھوڑی سی مہلت دے دی جائے۔



## دعوت الی الخير

درس  
دینی

عن أبي مسنود رض قال قال رسول الله ﷺ: ((مَنْ ذَلَّ عَلَى حَيْرَ فَلَمْ يَمْثُلْ أَجْرَ فَاعِلِهِ...)) (رواہ مسلم)

حضرت ابو مسعود رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے کسی نیک کام کی طرف (کسی بندے کی) رہنمائی کی تو اس کو اس نیک کام کے کرنے والے بندے کے اجر کے برابری اجر ملے گا۔“

**تشریح:** لوگوں کو بھلائی کی طرف دعوت دھوت دینا اور برائی سے روکنا پیغمبر انہ میں ہے۔ چنانچہ اگر کسی شخص کی جدوجہد سے کسی دوسرے آدمی نے برائی چھوڑ کر نیک اختیار کی تو نصیحت کرنے والے کو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا خود نیکی کرنے والے کو۔

# نہال نئی خلافت

نئی خلافت کی بناءز دنیا میں ہو پھر استوار  
الگھیں سے ڈھونڈ کر اسلامی مقاومت مجگد

تanzim-e-Islami کی ترجمان، ظاہر خلافت کا تیقیب

بانی: اقتدار احمد مرزا

21 شعبان 1444ھ جلد 32

14 مارچ 2023ء شمارہ 11

مدیر مسنول / حافظ عااف سعید

مدیر / ایوب بیگ مرزا

اداری معاون / فرید اللہ مروٹ

نگان طباعت: شیخ رحیم الدین

پبلیشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری

طبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ لاہور

مرکزی مترجم اسلامی

”دارالاسلام“ ملکان روڈ لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800

فون: 042-35473375-78

E-Mail: markaz@tanzeem.org

مقام اشاعت: 36۔ کنائیں ہاؤس لاہور

فون: 035869501-03، 0358340000

nk@tanzeem.org

20 روپے قیمت فی شمارہ

مالانہ ذریعہ عاون

اندر وون ملک ..... 800 روپے

بیرون پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)

المیا یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)

ڈرافٹ، متنی آرڈر یا پے آرڈر

مکتبہ مرکزی اجمن خدام القرآن کے عنوان سے ارسال

کریں۔ چیک قبول ہنس کیے جائے

Email: mactaba@tanzeem.org

ادارہ کا ضمن مکار حضرات کی تمام آراء

سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

## روتھ شیلڈ انظامیہ کا پاکستان کی طرف رخ

گزشتہ ماہ کے دوران دو اہم خبریں اخبارات اور سوشل میڈیا کی زینت ہیں۔ اولاً جوہری تو انہی کے عالمی نگران ادارے انٹرنیشنل اٹاک ایئر بیجی (آئی اے اے اے) کے ڈائریکٹر جزل رافائل ماریانو گروئی 15 فروری کو دو روزہ دورہ پر پاکستان پہنچے۔ رافائل ماریانو گروئی 35 سال سے آئی اے اے کے ساتھ مسلک ہیں۔ موصوف 3 دسمبر 2019ء کو ادارے کے ڈائریکٹر جزل کے طور پر منتسب ہوئے۔ جوہری سپلائر گروپ اور این پی ٹی مذاکرات میں اہم کردار ادا کر چکے ہیں۔ جوہری پھیلاوے سے بچاؤ (Nuclear Non-Proliferation) اور دانت توڑنا (Disarmament) کے شعبے میں خصوصی ”مہارت“ رکھتے ہیں۔ دورہ پاکستان کے دوران آئی اے اے کے ڈائریکٹر جزل نے وزیر اعظم، وزیر خارجہ، وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی، ترقی و اصلاحات اور فارمان سیکرٹری سے ملاقاتیں کیں، نیز پاکستان اٹاک ایئر بیجی کمیشن، پاکستان نیکلائزر گویشی اتحادی اور کمی عسکری و غیر عسکری ایئمی تفصیبات کا دورہ کیا۔ ”پس پردا“ ملاقاتیں بھی کی ہوں گی۔ اگرچہ آئی اے اے کے نمائندگان اس سے قبل بھی پاکستان کا دورہ کر چکے ہیں لیکن پاکستان کو اس وقت درپیش خاص سیاسی و معاشی حالات کے تناظر میں اور میں الاقوامی سطح پر امریکہ کی پاکستان کے حوالے سے پالیسی کو سامنے رکھتے ہوئے یہ دورہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور اس نے بہت سارے سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ بعد ازاں اخبارات کی زینت بننے والی ایک تصویر نے ہر باشور پاکستانی کا دل مزید ہلا کر رکھ دیا۔ پائیں کروڑ عوام کی مملکت خداداد کی وزارت خزانہ کے مینگ روم میں وزیر خزانہ اسحاق ڈار، وزیر مملکت برائے خزانہ وریونیو ڈاکٹر عائشہ غوث اور وزارت خزانہ کے اعلیٰ افسران، صہیونیت کے سرپرست یہودی خاندان روٹھ شیلڈ (Rothschild and Co) کی کمپنی Rothschild and Co کے نمائندوں ایرک لاوا ور تھیوڈ فور کیڈ سے ملاقات کر رہے ہیں۔ خبر کی تفصیلات اس تصویر سے زیادہ حیران کن ہیں۔ روٹھ شیلڈ خاندان کی کمپنی کے عہدیدار ایک طویل مدتی منصوبے (Roadmap) پر گفتگو کی، جس کے تحت پاکستان کو معاشی بدهی سے نکال کر اسے طویل مدتی ترقیاتی منصوبوں پر گامزن کیا جائے۔ روٹھ شیلڈ کمپنی نے مینگ کے آغاز میں وفاقی وزیر خزانہ کو اپنی کمپنی کی تاریخ اور دنیا کے دیگر ممالک میں اس خاندان کی معاشی خدمات کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دی۔ روٹھ شیلڈ خاندان کون ہے اور اس خاندان کی تاریخ کیا ہے؟ آئیے اس کا جائزہ لیتے ہیں۔

روٹھ شیلڈ خاندان سلوہویں صدی کے اوخر میں جرمی کے شہر فیکرفت میں اپنے آبائی گھر کے حوالے سے مشہور ہوا۔ خاندان کے سربراہ ماڑا مشیل روٹھ شیلڈ اشنازی یہودی تھا۔ موصوف کے پانچ بیٹے تھے۔ روٹھ شیلڈ خاندان نے ابتداء ہی سے عالمی معیشت، سودی بینکاری اور میں الاقوامی فناں کو تختہ مشق بنایا۔ 1690ء میں برطانیہ کو فرانس کے ہاتھوں عبرت ناک شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

برطانوی بحریہ مکمل طور پر تباہ و بر باد ہو گئی۔ 1.2 ارب پاؤنڈ تعمیر نو کے لیے در کار تھے۔ برطانوی حکومت کے پاس یہ رقم حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ سودی قرضہ تک نہل رہا تھا۔ ایسے میں اسی صمیونی خاندان نے بینک آف انگلینڈ قائم کرنے کی تجویز دی۔ جب 1694ء میں برطانوی پارلیمنٹ نے ایک قانون کے ذریعے بینک آف انگلینڈ کا چارٹر منظور کیا تو اس حکام نامے کے ساتھ ہی اس بینک کو یہ اختیار بھی دے دیا گیا کہ وہ کاغذ کے نوٹ جاری کر سکے گا۔ بینک آف انگلینڈ کا چارٹر ملٹے ہی رو تھی شیلڈ خاندان کے سربراہ نے اپنے پیسوں کو یورپ کے تمام بڑے شہروں میں بینک قائم کرنے کے لیے روانہ کیا۔ پانچ بیسوں نے فناں کے حوالے سے یورپ کے پانچ بڑے شہروں لندن، پیرس، ویانا، نیپلز اور فرنسیکفت میں سود پر قرضہ دینے کا حصہ اشروع کیا۔ خاص طور پر برطانیہ، ہرمنی اور سلطنت روم کی باقیات میں اہم مقام بنانے میں کامیاب ہو گئے اور اہم حکومتی عبدوں پر فائز ہو گئے۔ ان بھائیوں میں سے ناچن ماہر رو تھی شیلڈ کو انگلینڈ کے مرکزی بینک کا سربراہ بنادیا گیا۔ اس وقت سے کہ کاب تک یہ خاندان بینکاری، انسٹینٹ اور دیگر معماں سرگرمیوں کے حوالے سے دنیا بھر میں سب سے بڑا خاندان سمجھا جاتا ہے۔ پھر خاندان نے پس پر دہ بادشاہ گری کا بیڑہ اختیا اور گلوبل ڈیپ سینٹ کے اہم ترین کردار کے طور پر اپھرا۔

کہا جاتا ہے کہ ان کی بینکاری نے یورپ کی سیاسی تاریخ کو تراش ہے۔ برطانیہ کو اسی خاندان کے قرض نے ایک بڑی عالمی قوت بنادیا اور یوں کلونیں از م کے دور کی بنیاد رکھی گئی۔ ایک واقعہ جو تاریخ میں انتہائی مشہور ہے، قارئین کی دلچسپی کے لیے بیان کے دیتے ہیں۔ ناچن ماہر رو تھی شیلڈ نے پولین کے خلاف جنگ میں برطانوی فوج کی خوب مدد کی۔ سونے اور چاندی کے سکوں کے انبادر سودی قرضہ کے طور پر دیے۔ بے تحاشا اسلحہ فراہم کیا۔ 1815ء میں پولین کو وارٹلوك میدان میں برطانوی فوج کے پا ٹھوں ٹکست فاش ہوئی۔ رو تھی شیلڈ خاندان کے فرانس میں موجود نمائندے نے پولین کی ٹکست کی خبر لندن میں بیٹھ ناچن ماہر رو تھی شیلڈ کو فراہم کیا۔ ناچن ماہر رو تھی شیلڈ نے لندن میں یا فواہ عام کردی کہ برطانوی فوج کو پولین کے با ٹھوں ٹکست ہو گئی ہے۔ نیچتا برطانیہ کی شاک مارکیٹ کریں کر گئی۔ رو تھی شیلڈ خاندان نے کوڈیوں کے بھاؤ پوری برطانوی معیشت خریدی۔ اگلے روز اصل حقیقت سامنے آگئی کہ ٹکست پولین کو ہوئی ہے۔ شاک مارکیٹ میں قیمتیں ایک دم آسان سے با تین کرنے لگیں اور یوں یہ خاندان راتوں رات کھر بیوں پاؤنڈ اور برطانوی معیشت کا مالک بن گیا۔ پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے دوران رو تھی شیلڈ خاندان کے افراد ایک طرف اتحادیوں کو سودی قرضہ اور اسلحہ فراہم کرتے تو دوسری طرف جرمنوں کو۔ خاندان کا تیسرا نمائندہ را کرنیل خاندان کی صورت میں امریکہ بھی موجود تھا جس نے امریکی صدر کے تذبذب کے باوجود امریکہ کو جنگ میں ہجھٹنے میں اہم کردار ادا کیا۔

اس میں کوئی ٹکٹ نہیں کہ ہر دور کا بڑا سربراہ یاد رہا، معیشت اور سیاست دونوں عطا فرمائے اور حالات کا صحیح اور اک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! \*

# حیا اور ایمان

(قرآن و حدیث کی روشنی میں)



مسجد جامع القرآن اکیڈمی، لاہور میں امیر تیکم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ علیؒ کے 03 مارچ 2023ء کے خطاب جمع کی تخلیق

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

تیکم اسلامی کے پلیٹ فارم سے جہاں دعوت،

تدریس اور تربیت کے امور کا سلسہ جاری رہتا ہے۔ وہیں

معاشرے میں اصلاح کے حوالے سے اور مکرات کے

خاتمے کے حوالے سے بھی اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی

کوشش کرتے ہیں۔ یہیں سب چیزیں نبی اکرم ﷺ کے

مشن کا حصہ ہیں۔ قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

«يَأَمْرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَايَةُ عَنِ الْمُنْكَرِ»

(الاعراف: 157) ”وَهُنَّ مَنِّي کا حکم دیں گے تمام

برائیوں سے روکیں گے۔“

نبی اکرم ﷺ کی ذمہ داری تھی اور ختم نبوت کے بعد اللہ

کی زمین پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے دین کو غالب اور قائم کرنے

کی جدوجہد کرنا اور امر بالمعروف و نبی عن المنکر کا فریضہ ادا

کرنا۔ اس امت کی ذمہ داری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

«كُنْتُمْ خَيْرُ أُمَّةٍ أُخْرِجْتُ لِلنَّاسِ ثَمَرُونَ

بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَايَةُ عَنِ الْمُنْكَرِ» (آل

عمران: 110) ”تم وہ بہترین امت ہو جئے لوگوں کے

لیے برپا کیا گیا ہے تم حکم کرتے ہوئی کا اور تم روکتے ہو

بدی سے۔“

ضرور ہوئی چاہیے جو خیر کی طرف دعوت دے، تیکی کا حکم

دیتی رہے اور بدی سے روکتی رہے۔“

خیر کا ظیہاں بھلائی کے مفہوم میں ہے اور سب سے بڑی

بھلائی خود قرآن حکیم ہے۔ چنانچہ سورۃ الحلیل میں ذکر

آتا ہے:

«مَاذَا آتَنَّلَ رَبُّكُمْ طَقَّالُو أَخِيَّرَاطِ» (آل: 30)

”کیا نازل کیا ہے تمہارے رب نے؟ وہ کہتے

ہیں بھلائی۔“

اس سے ایک مراد قرآن کی طرف دعوت دینا اور تیکی کا حکم

دنیا بھی ہے۔ آگے فرمایا:

«أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ» (الاعراف) ”وہی

لوگ ہوں گے فلاخ پانے والے۔“

## مرقب: ابو ابراہیم

بعض لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ معاشرے میں کچھ لوگ اگر خیر، تیکی، بھلائی کا کام کر رہے ہیں، قرآن کی طرف، دین کی طرف بدارے ہیں اور بدی سے روک رہے ہیں تو اچھا ہے، وہ کرتے رہیں لیکن خود پر اس کام کو لازم نہیں سمجھا جاتا۔ جبکہ قرآن میں اللہ فرمرا ہے کہ وہی لوگ کامیاب ہوں گے جو تیکی کی دعوت دینے اور بدی سے روکنے کا کام کریں گے۔ اس کام مطلب ہے کہ آخت میں نجات اور کامیابی صرف انہی لوگوں کو ملے گی جو امر بالمعروف و نبی عن المنکر کا فریضہ ادا کریں گے۔ باہم البتہ اپنے علم اور اپنی اپنی صلاحیت اور ارزہ کا رکن کے اعتبار سے ہر کوئی مکلف ہے۔

چنانچہ تیکم اسلامی کے پلیٹ فارم سے ہم چاہتے ہیں ذاتی سطح پر، اپنے گھر کی سطح پر، اپنے دانہ کا کام رفتے تھے تیکم امر بالمعروف و نبی عن المنکر کے فریضہ کو سے کام ہوتا ہے تو اس کی ضد کے پہلوؤں (بے حیائی،

اس امت کو اس لیے کھڑا کیا گیا کہ یہ رسول اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے بعد ان کے مشن کو آگے بڑھائے۔ اگر امانت کی اکثریت سوری ہو، غلطات کا شکار ہو تو پھر امانت میں جن کو احساس ہو وہ آگے بڑھیں، اجتماعی اختیار کریں اور اس فریضہ کو انجام دینے میں اپنے قسم و مصن ایکانے کی کوشش کریں۔ چنانچہ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے:

«وَلَئِكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَتَذَكَّرُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَايَةُ عَنِ الْمُنْكَرِ» (آل عمران: 104) ”او تم میں سے ایک جماعت ایسی

اد کریں۔ اس کے بعد ہم اجتماعی اور عوامی سطح پر بھی ہر تین میں کے بعد آگاہی مکرات میں کا اہتمام کرتے ہیں، بھی سود کے خلاف بھی بے حیائی، فاش اور بے دینی کے خلاف، بھی ترک نماز و زکوٰۃ کے خلاف، اسی طرح عمروتوں کو دراثت میں حق و دینے کے حوالے سے بھی، نکاح کو آسان کرنے کے حوالے سے بھی، بھی جادو و نون جیسی مبلک اور شرکیہ و باء کے خلاف ہم آگاہی ہم چلاتے ہیں۔ اسی تسلی میں 26 فروری سے 7 مارچ تک تیکم اسلامی کے زیر اہتمام ایمان اور حیا ممکن چالائی جاتی ہے۔ اس کا مقصد اس حوالے سے اپنی ذمہ داریوں کی یاد وہانی کرتا ہے۔

اس ضمن میں سب سے پہلے حیا کی ضرورت اور اہمیت کو اجاگر کرنا مقصود ہے۔ حیا ایک فطری جذبہ ہے جو اللہ نے ہماری فطرت میں رکھا کہ وہ ہمیں خیر کی طرف مائل کرتا ہے، ترغیب دلاتا ہے، تشییع دلاتا ہے اور شرستے نفرت اور اجتناب کی طرف ہمیں راغب کرتا ہے۔ اس جذبے کا نام حیا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے کئی ایک مقاتات پر تذکیر کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ جیسے سورۃ الشمس میں فرمایا:

«فَالَّتَّهُمَّ هَلْ فُورَّتِ الْحَيَاةُ وَتَقْوَيَتِ الْمَوْتَأْ⑥ قَنْ أَفْلَحَ مَنْ مَنَّ⑦ زَكَّهَا⑧» ”پس اس کے اندر تیکی اور بدی کا علم الہام کر دیا۔ یقیناً کامیاب ہو گیا جس نے اس (نفس) کو پاک کر لیا۔“

گناہ اور شرستے اجتناب اور خیر اور تیکی میں آگے سے آگے ہر ہدھنا، یہ دونوں صلاحیتیں اللہ نے انسان میں رکھی ہیں۔ چنانچہ شر اور برائی سے اپنے آپ کو روکنا، خیر میں آگے بڑھنا، تیکی میں آگے بڑھنا تذکیرہ کا بنیادی حاصل ہے۔ سبی حیا کا مفہوم ہے۔ عام طور پر جب حیا کے تعلق سے کام ہوتا ہے تو اس کی ضد کے پہلوؤں (بے حیائی،

بھی تعلیمات عطا کی گئیں۔ یہ آیات و اتحادِ افک کے تناظر میں نازل ہوئی ہیں۔ اندازہ بینجھے کہ صرف بہتان کے طور پر بے حیائی کی بات چند لوگوں کی زبان پر آئی تو اللہ تعالیٰ کا غضب بھڑک آنکھ کیوںکہ ایسی باتوں سے معاشرے میں حیا کے اٹھ جانے کا خدشہ ہوتا ہے۔ آج ہمارے معاشرے میں بافضل جو کچھ ہو رہا ہے، میدے یا جو کچھ دکھارہا ہے، اس پر اللہ کا غضب لکھا بھڑک رہا ہو گا۔ باہر نکتے ہی بل بورڈ پر عروتوں کی شم برہنہ یا بے پرده تصویریں ظاہری ہیں۔ استغفار اللہ! پھر اس سے آگے بڑھ کر فلمیں، ڈرامے، ناچ گانے یہ تو پرانی باتیں ہو گئیں۔ سو شل میدیا پر کیا کچھ بھیں رہا ہے۔ پھر یعنی اداروں میں

اس وسیع تر تصور کے بعد اب آئیے حیا کی ضد کی طرف ہے ہم بے حیائی کہتے ہیں۔ بے حیائی، عریانی، فاشی، یہ پردوی اور زنا کی طرف لے جانے والے تمام راستوں اور کاموں کی مذمت کرنا بھی ہماری ویتنی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ قرآن مجید میں جا بجا اس حوالے سے حکم ہے۔ سورہ النور میں فرمایا:

”بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان میں بے حیائی کا چر چاہوائیں کے لیے دنیا اور آخرت میں دروناک عذاب ہے اور اللہ خوب جانتا ہے اور تمہیں جانتے۔“ (آیت: 19)

سورہ النور مدینی سورت ہے جس میں بہت اہم معاشرتی بدایات عطا کی گئی ہیں۔ اسی میں پردوے کے حوالے سے بدایات کا شکار ہو جائے گا۔

فاشی (غیرہ) پر زیادہ کلام ہوتا ہے۔ تھیک ہے ہونا بھی چاہیے لیکن حیا کی ضرورت و اہمیت کو جاگر کرنا بھی ضروری ہے۔ حیا بے اوسی مفہوم کا حامل ایک جذبہ ہے جو اللہ نے فطرت میں رکھا ہے۔ سادہ ہی مثال ہے کہ جب کوئی بیٹا یا بیٹی بیتائی کرماں باپ کے سامنے چاہا کربات کرے تو کہا جاتا ہے کہ بڑی بے شرم و بے حیا ہے۔ حالانکہ بیہاں کوئی بے پردوی یا فاشی والا معاملہ نہیں ہوا۔ معلوم ہوا کہ والدین کے ادب و احترام کا لحاظ رکھنا بھی حیا میں شامل ہے۔ اسی طرح بڑوں کا ادب کرنا، بڑوں کا لحاظ رکھنا، بڑوں کی جائز بات مانتا، ان کے ادب و احترام کا لحاظ رکھنا بھی حیا میں شامل ہے۔ حدیث مبارکہ میں ذکر ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے فرماتے ہیں کہ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ اس بات کا حقدار ہے کہ اس کے سامنے حیا کی جائے۔ جس طرح ماں باپ نے پال پوس کر اولاد کو جوان کیا، اگر اولاد ان کے سامنے سیوہ تان کر بات کرے تو اسے بے شری اور بے حیائی کیا جائے گا، اسی طرح اللہ ہمارا خالق ہے، ماں کے راستی ہے، محافظ ہے، کروڑ ہاں کروڑ نعمتیں دینے والا ہے۔ وہ خود کہتا ہے:

**«وَإِنْ تَعْدُوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُخْصُوهَا»**  
(الم: 18) اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو نہ تو ان کا حاطنیں کر سکو گے۔

**«فَيَأْتِيَ الْأَكْرَمُ كُمَّا تُكَدِّنِينَ○**

(الرمان) ”وَتَمْ دُونُونَ (گروہ) اپنے رب کی کون کوئی نعمتوں اور قدertoں کا انداز کر سکے؟“

لہذا سب سے بڑی بے شرمی، بے حیائی، ناخواری اور نافرمانی یہ ہے کہ بندہ خالق کی نعمتوں کا اعتراف نہ کرے، بندہ خالق کی اطاعت نہ کرے، بندہ خالق کی نافرمانی کرے۔ بندہ ڈاکٹرز کے کہنے پر حلال کو چھوڑ دیتا ہے کیونکہ جان عزیز ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں بارہ بار حرام کو چھوڑنے کا حکم دے رہا ہے، کیا ہم سو، حرام ذخیرہ اندوزی، رشوت، کرپشن چھوڑنے کو تیار ہیں۔ یہ سب سے بڑی بے حیائی ہے۔

حقیقت میں حیا کا تقاضا پوری زندگی پر محیط ہے۔ فرمایا:

”جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کر تم میں سے کون ابھی اعمال کرنے والا ہے۔“ (الملک: 2)

خیالی وہ فطری جذبہ ہے جو بڑے کاموں سے روکتا ہے۔ لہذا اگر حیا ہوگی تو انسان زندگی کے اس امتحان میں کامیاب ہو جائے گا اور جو حیا کو چھوڑ دے گا تو پھر وہ ہر برائی میں پر کراپنی دنیا اور آخرت خراب کر دے گا۔ لہذا حیانسان کی داعی کامیابی کے لیے نیادی ضرورت ہے۔

## آئین اور عدالتوں کے فیصلے کا احترام نہ کیا گیا تو ملک انارکی کا شکار ہو جائے گا۔

### شاعر الدین شیخ

آئین اور عدالتوں کے فیصلے کا احترام نہ کیا گیا تو ملک انارکی کا شکار ہو جائے گا۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ پریم کورٹ نے واضح فیصلہ دیا کہ پنجاب اور خیر پختونخوا اسمبلیوں کے انتخابات آئین میں دیے گئے وقت میں کرائے جائیں لہذا پنجاب میں صدرِ مملکت اور لیکش کمیشن نے مشاورت کے بعد 130 اپریل کی تاریخ دے دی۔ اب کے پی کے گورنر کو بھی پریم کورٹ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے فوری طور پر لیکش کی تاریخ دے دیں چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کی ہر ریاست نے کار سرکار چلانے کے لیے قوانین و ضوابط بنائے ہوتے ہیں جسے آئین کہا جاتا ہے ان قوانین و ضوابط کی پابندی اُس ریاست میں امن و مان قائم کرنے اور سلامتی کے لیے اہم رول ادا کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس وقت کسی ایک مسئلہ پر آئین سے انحراف اور عدالت عظیمی کے حکم کی تعمیل سے انکار کیا گیا تو اس سے ایسی نظر قائم ہو جائے گی جس سے مستقبل میں کوئی بھی فرد یا گروہ ریاست کے معاملے میں من مانی کر سکے گا جس سے انتظامی و حاصلخواہی کا شکار ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ آئین کے آرٹیکل 190 کے تحت تمام ریاستی ادارے اور محلے پریم کورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد میں تعاون کرنے کے پابند ہیں۔ انہوں نے کہا کہ متعلقہ سنیک ہولڈرز عدالت عظیمی کے حکم کے مطابق مشاورت کے ساتھ کے پی کے انتخابات کی تاریخ طے کریں تاکہ انتشار و افتراق کو ختم کیا جاسکے۔ البتہ پریم کورٹ کے فیصلے کے خلاف نظر ثانی کی ایجاد دائرہ کی جاسکتی ہے لیکن آئین اور قانون سے باہر جانا یا اپنے تین عدالتی عظیمی کے فیصلے کو روک دینا انتہائی ضرر سا ہو گا۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشتافت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

عالم جنم میں جائیں گے۔” (ترمذی شریف)  
رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ان مردوں پر جو عورتوں کی مشاہدہ اختیار کریں اور ان عورتوں پر بھی جو مردوں کی مشاہدہ اختیار کریں۔ آج فیض کے نام پر عام ہورہا ہے۔ دین میں مردوں کے لیے حکم تھا کہ وہ مخفی کھل رکھیں جبکہ عورتوں کو ستر اور پردہ کا حکم دیا گزر آج عورتوں کی آدمی آدمی پندیاں کھلی ہوئی ہیں، لباس سکر رہا ہے۔

الاماشاء اللہ۔ حالانکہ عورت اصلًا پوشیدہ رکھی جاتی والی شے کو

کہتے ہیں۔ ہر قسمی شے پوشیدہ رکھی جاتی ہے، عورت کو بھی اللہ

نے قسمی شے بنایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس مرد کو دیوس

قرار دیا جس کے گھر کی عورتی میں پر وہ گھوتی ہیں اور دیوس کا

کم سے کم ترجیح ہے بے حیا اور جس کی غیرت ختم ہوگی ہو۔

بیویتی اُتحی ہمارا فرض ہے کہ ہم بے حیا کے

اس سیالاں کے آگے بند بند ہٹنے کی کوشش کریں۔ سب

سے پہلے اپنی ذات میں حیا کو لازم پڑیں، اس کے بعد

اپنے گھر میں پردازے، جا ب اور حیا کے احکامات پر عمل

درآمد ہو، تعلیم و تربیت ایسی ہو کہ زندگیوں کو دین کے

مطابق ڈھانے میں آسانی ہو۔ پھر اسی پیچے کو ہم معاشرے

میں عام کرنے کی کوشش کریں۔ گھر میں بافضل حکم ہو جد

معاشرے میں دعوت و تباہ ہوگی، ترغیب و تشویق ہوگی۔

حکمرانوں کے پاس بہر حال اختیار کہ کہ بے حیا کا

خاتمہ کریں اور شریعت کے احکام پر عمل درآمد کروائیں۔

لیکن وہاں کیا ہو رہا ہے؟ ثانیحیثیہ رقانوں پاس کر کے

ہم جس پرستی کو تحفظ دیا جا رہا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے

وجہ سے ہی ہم آج جیا ہی کے دبانے پر کھڑے ہیں۔ اللہ

ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے

فرما رہے ہیں جیا نہیں تو ایمان نہیں۔ اس تعلق سے ہم

ذہن سازی بھی کریں۔ بات کو بھی آگے بڑھائیں۔ بات

چلتی ہے تو آگے چل کر اس کے اثرات بھی ہوتے ہیں۔

جبیسا کہ 14 فروری کو پبلی دینا من ڈے مانا جاتا تھا۔

اس کے خلاف دینی طبقات نے بھی آواز اخانی، عوام نے

بھی اس بے حیا کے کام کے خلاف اپنا دل دیا۔ اس کا

نتیجہ ہے کہ رفتہ رفتہ ویلہنا من ڈے کا روان ختم ہو گیا۔

مذکرات کے خلاف ہم کا بینی سلسلہ ہم لے کر چل رہے

ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس میں ہم سب کو حصہ ڈالنے کی بھی توافق

دے کیونکہ اس کے بغیر اخزوی نجات ممکن نہیں اور حیا کے

بغیر بھی اخزوی نجات ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کے

ان تقاضوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمين!

اور یہ کہ یقیناً اللہ بہت مہربان انہیاں رحم کرنے والا ہے۔

(آیت: 20)

تمہارے گناہوں کو فوراً نہیں کپڑتا تمہیں مہلت دیتا ہے اصلاح عمل کے لیے۔ اگلی آیت میں فرمایا:

”اے اہل ایمان! شیطان کے نقش قدموں کی جیب وی رکرو۔ اور جو کوئی شیطان کے نقش قدموں کی پیروی کرے گا تو شیطان تو اُسے بے حیا کی اور برائی ہی کا حکم دے گا۔“ (آیت: 21)

دنیا میں صرف وہ ہی جماعتیں ہیں اور وہ ہی دعوییں بھی ہیں۔ ایک شیطان کی دعوت ہے اور ایک رحمان

کی دعوت ہے۔ شیطان برائی اور بے حیا کی دعوت دیتا ہے۔ بے پروگی، غافلی، نفاشی، نکاح اسے انکار، نہنکی ترغیب،

مخلوط محفل، آزاد اور اختلاط، عورت کو اشتہار بناتا، یہ سب ایلبیس اور لشکر ایلبیس کی دعوت ہے۔ ضور میں ﷺ نے

فرمایا: دو ناجمِ تہائی میں ہوں گے تو تیراشیطان ساتھ ہو۔ گا۔ جیا کا حکم مرد اور عورت دو دفعوں کے لیے ہے۔

سورۃ النور میں آگے فرمایا:

”او اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تمہارے شامل حال نہ ہوئی تو تم میں سے کوئی ایک بھی بھائی پاک نہ ہو سکتا لیکن

اللہ جس کو چاہتا ہے پاک کرتا ہے۔“ (آیت: 21)

تم اگر پاکیزہ ما جوہل میں بیٹھ کر خطبہ جو عس رہے ہیں یا قرآن پڑھ رہے ہیں تو یہ اللہ کے فضل سے نہ رہا ہے۔ اگر کہیں کسی بھائی میں، بہن میں ہمیں کمزوری نظر آئے تو کوئی غوفی دینے کی پوزیشن اختیار نہ کریں۔ سپلے

ہم اللہ کا شکر ادا کریں کہ اللہ نے مجھے بھائیا ہے اور اللہ کا شکر ادا کریں کہ میرے کتنے عیوب ہیں جن کو اللہ نے پوشیدہ رکھا ہوا ہے۔ آگے فرمایا:

اور اللہ سب کچھ سننے والا ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔“ (آیت: 21)

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے حیا جس شے میں بھی ہوئی ہے اسے عیوب دار بنا دیتی ہے اور حیا جس شے میں ہوئی اسے خوبصورت بنا دیتی۔“ (ترمذی شریف)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی قوم میں اعلانیہ طور پر بے حیا فروع ہے تو ان پر طاغون کو مسلط کر دیا

جاتا ہے یا پھر اسی مہلک پیرا ہوں میں جتنا کردیا جاتا ہے جن کا پھلی قوموں نے نام بکھ نہیں سنایا۔“ (ابن ماجہ)

آج ہم یہ سب کچھ دیکھے اور سن رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حیا ایمان کا حصہ ہے اور

اہل ایمان جنت میں ہوں گے اور بے حیا ظلم ہے اور

کیا گل کھلانے جارہے ہیں، کس طرح فرش کوئی کے جارہے ہیں۔ اسی کا نتیجہ پھر ریپ اور قتل و غارت گری کی صورت میں ناجم کو رہے جذبات کے ساتھ دیکھنا اور لذت

حصال کرنا آنکھ کا زنا ہے، ناجم کی باتیں لذت کے لیے سنتا کا نوں کا زنا ہے، ناجم کے بارے میں دل میں براخیل لانا اور لذت حصال کرنا زنا ہے، ناجم کے بارے میں زبان

سے اسی گھنگوڑہ جس سے لذت حصال ہو، یہ زبان کا زنا ہے۔

کیا کچھ نہیں ہو رہا آج؟ آج خاندانوں میں شادی بیاہ کے موقع پر نمازوں کے اہتمام کرنے والے، پردوں کا

اهتمام کرنے والے بھی سخت ہیں کہ اس موقع پر آزادی ہے۔ اتنا اللہ و انا الی راجعون! اُناس ہو رہے ہوتے ہیں،

ویہ یوں بن رہی ہوئی ہیں، ساری دنیا کی بھرپوری ہوئی ہے۔

بے حیا میں کہاں پہنچ گئے ہم؟ پھر مخلوط محفل، مخلوط محفل،

مخلوط انس۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فَرَأَيْتَ مَنْ يَعْمَلُ مَا تَرَى“ فرمایا تمہارے سر میں کوئی کیل مخصوص ہوئے اسے ہرگز گوارانہ کرنا۔ لیکن آج

لئنی عامی بات ہو گئی۔ قرآن کہتا ہے:

”وَلَا تَقْرِبُوا الْزِنَى“ (بنی اسرائیل: 32) ”اور زنا کے قریب بھی مت جاؤ“

یہ ساری بے پروگی، بے حیا فاختی بالآخر انسان کو زنا کی طرف ہی لاتی ہے۔ اس لیے دین نے ان سب راستوں پر بھی پاندی لگائی ہے۔ مگر آج کیسے کیسے عنوانات سے اس لگنگی کو قبول کر لیا ہے۔ کہیں بدل ازم،

کہیں سیکلر لازم کے نام سے ان ساری چیزوں کو پر موصوت کیا جا رہا ہے حالانکہ کلمہ بھی پڑھا جائے۔ نتیجہ یہ ہے کہ سیاست کا نظام تو گیگا، معیشت بھی ڈاؤں ڈول ہے،

جنوا، سڑ، سود سب کچھ چل رہا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ سیدتا کر جا رہی ہے۔ کچھ معاشرتی اقدار پنچ تھیں لیکن اب جیا بھی معاشرتے سے اٹھ ہو رہی ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”حیا اور ایمان ساختی ہیں،

اگر ایک گیا تو دوسرا بھی گیا۔“ (ترمذی شریف)

اس کے بعد پھر کیا ہوگا؟ رسول اللہ نے فرمایا: ”جب تم میں جیانہ رہے تو پھر جو چاہو کرو۔“ (بخاری)

آختر میں بجات اور کامیابی کے لیے ایمان شرط ہے لیکن جب جیانہ رہے گی تو ایمان بھی بھی نہیں رہے گا،

گویا دنیا بھی برباد اور آخرت بھی برباد۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر حرم فرمائے۔ سورۃ النور میں آگے فرمایا:

”اہل اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم لوگوں پر نہ ہوئی،



# قرآن اور صفت کا باہمی تعلق (2)

ڈاکٹر اسرار احمد

یہ مضمون باقی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے مجمعن کے سالانہ جلس منعقدہ 1974ء کے موقع پر صدارتی خطاب کا خلاصہ ہے۔ خصوصی اہمیت کے پیش نظر اس کو قارئین مدارے خلافت کے لیے شائع کیا جا رہے ہے۔ (ادارہ)

وہی کے مختلف ذرائع

صحیح مسلم میں یہ الفاظ اور دعوے ہیں:

”یقیناً نبوت کیتھی اس پر بخوبی کشف ہے۔“ (صحیح البخاری)  
”چیزیں نبوت کیتھیں جو مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جاتا ہے۔“ (صحیح مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا:

”چیزیں نبوت کیتھیں جو مسلمان دیکھا جاتا ہے۔“ (صحیح البخاری)  
کہیں آپ نے اس (چیزیں نبوت کیتھیں) کو نبوت کا سامنواں حصہ بتایا ہے، جیسے مسلم کی ایک روایت میں الفاظ آئے ہیں:  
”چیزیں نبی ملائیں کے لیے بھی قطعی ہیں جن میں شک و شبہ کی بھائیں نہیں اور یہ بھی درحقیقت وہی کا حصہ ہیں۔ البتہ یہ وہی متوفین ہے یہ وہی بالمنظور نہیں ہے۔“ (صحیح مسلم)

تو یہ سب چیزیں اب بھی جاری ہیں اور نبی ﷺ کے ساتھ کبھی تھام کی تمام چیزیں موجود تھیں۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ نبی کا خواب بھی وہی ہے نبی کا القاء بھی وہی ہے نبی کا الہام بھی وہی ہے نبی کو جو کچھ اللہ تعالیٰ دکھادیتا ہے وہ بھی وہی ہے اور نبی کو افراد کے لیے بھی یہ الفاظ آئے ہیں کہ ان پر وہی کی گئی۔ حضرت مریم (سلام علیہا) کے بارے میں ہمارا اجماع ہے کہ وہ نبی نہیں تھیں، لیکن ان پر وہی ہوئی۔ ان کوئی ایک چیزیں نہیں ہے بلکہ اس کے متعدد چیزیں ہیں۔

حضرت ابراہیم ﷺ کے حالات و واقعات کے بارے میں کون نہیں جانتا کہ ایک خواب تھا جو انہوں نے بیٹے کو ذبح کرنے کے ضمن میں دیکھا تھا۔ قرآن حکیم میں ہے: (وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أُفْرِيقَةً) (لقصر: 7)  
حضرت ابراہیم ﷺ کے الفاظ مطلقاً ہوئے ہیں:  
”لَيَقُلُّ إِلَيْهِ أَزِيْرِي فِي الْمُتَنَاهِ إِلَيْهِ أَذْجَنِكَ“  
”اَسَمِّيْ! میں دیکھتا ہوں خواب میں کہ تجوہ کو ذبح کرتا ہوں۔“ (الشفت: 102)

یہ لکھا گئیں معاملہ ہے کہ قتل ناقر برے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ (اکبر الكباشر) ہے۔ اگر نبی کو اپنے خواب کے بارے میں ذرا سامنی اشتباہ ہوتا تو کیا اتنی بڑی جرأت کی جا سکتی تھی جب تک کہ وہ بالمنظور رؤیاہ صاحل (چیزیں نبوت کے) میں واضح ہو جاتا ہے۔ وہی نبوت کے سوا تمام کشف ہے جو اولیاء اللہ کو ہوتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کسی کے دل میں کوئی بات ڈال دیتا ہے اسی طرح سے رؤیاہ صاحل (چیزیں نبوت) ہیں، جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”بشارتوں کے سوا نبوت کی کوئی بیچ باتی نہیں رہی۔“  
صحابہؓ نے پوچھا: بشارتوں سے کیا مراد ہے؟  
آپ ﷺ نے فرمایا: ”سچا خواب۔“ (صحیح البخاری)

کہ عمرہ کر رہے ہیں تو آپ عمرہ کرنے کے لیے چل پڑے۔ آپ نے اس سلسلے میں سفر کیا اور پھر صلح حدیبیہ ہوئی۔ یہ ساری چیزوں بھی ایک خواب کی میانہ پر ہیں۔ تو یہ تمام ذرائع ہیں جن سے نبی کو راجحانی ملتی ہے۔ ان میں سے خاص وہ جو وحی بالمنظور ہے وہ قرآن میں محفوظ (recorded) ہے۔ باقی مختلف طریقوں سے جو رہنمائی اور علم آپ کو ملتا رہا ان سب کے بارے میں ایک نہایت جامع حدیث ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جان لوچھے قرآن دیا گیا ہے اور اس جیسی کی ایک چیز اور بھی“ (سنن ابی داؤد) جو اس کے ہم وزن اور اس کے برابر ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو خاص بصیرت عطا فرمائی۔ آپ کو جو مشہدات کرتے، آپ پر جو کچھ القاء فرمایا جو الہام فرمایا آپ کو خواب کے ذریعے جو بدیمات ملتی رہیں اور آپ کو بھی کشف ہوتا رہا یہ تمام چیزوں نبی ﷺ کے لیے بھی قطعی ہیں جن میں شک و شبہ کی بھائیں نہیں اور یہ بھی درحقیقت وہی کا حصہ ہیں۔ البتہ یہ وہی متوفین ہے یہ وہی بالمنظور نہیں ہے۔

ہمارے ہاں وہی کے لیے دو اصطلاحیں مستعمل ہیں: وہی متلو وہی غیر متلو۔ وہی متلو ہو ہے جس کی تلاوت کی جاتی ہے، یعنی قرآن۔ وہی غیر متلو ہو ہے جس کی تلاوت نہیں ہوتی۔ دوسرے الفاظ میں انہیں وہی جلی اور وہی غصی کہتے ہیں۔ وہی جلی جو بالکل واضح ہے وہ قرآن ہے اور دوسری وہی غصی ہے، اس کو ہم قرآن کے درجے میں نہیں رکھتے۔ البتہ وہی ہونے کے اعتبار سے دونوں میں کوئی فرق نہیں، جیسا کہ شرک جلی اور شرک غصی کے بارے میں میں عرض کیا کرتا ہوں کہ شرک ہونے کے اعتبار سے ان میں کوئی فرق نہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ایک واضح ہے سامنے دکھائی دینے والا شرک ہے کہ ایک شخص بت کو سجدہ کر رہا ہے جبکہ ایک ذرائعہ شرک کرچکا ہوا ریا کاری والا شرک ہے کہ ایک انسان کسی کو خوش کرنے کے لیے نیک کام کر رہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے دکھاوے کے لیے نماز پڑھی وہ شرک کرچکا، جس نے دکھاوے کے لیے روزہ رکھا وہ شرک کرچکا، اور جس نے دکھاوے کے لیے صدقہ کیا وہ شرک کرچکا۔“ (مند احمد) تو شرک غصی اور شرک جلی میں شرک ہونے کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں، دونوں شرک ہیں۔ البتہ ایک نظارہ باہر شرک ہے اور ایک چھپا ہوا شرک ہے۔ اسی طرح وہی غصی اور وہی جلی کا معاملہ ہے۔ (جاری ہے)



مشریق خود ترکیا اور اشترنی طور پر پہلی طرح سے جلوہ ہو چکا ہے، اب وہ جو تائی کہ تینیں بھی جلوہ کر دیا جائے ہے خوشی شیراً احمد

مغرب اور اس کے ایجنسٹ بے حیائی کو فروغ دے کر مسلمانوں کو بے حس، بے محیت اور غیرت سے خالی کرنے کے ایجنسٹ پر عمل پیرا ہیں: آصف حمید

پرتوں کی الیہ ہے کہ قارئے کا الجزا اور لینے والے شہر میں LGBTQ+ and Transgenderism پر باقاعدہ پیش کرنے والے ہیں ہر شاعر اُنہیں

## تنظيم اسلامی کی حیا اور ایمان مہم کے موضوع پر

میزبان: دوسمی احمد

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تحریریہ گاروں کا اظہار خیال

ہورہی ہیں اس شخص میں تنظیم اسلامی کا کیا موقف ہے؟

**رضاء الحق:** LGBTQ+ کی تاریخ کو دیکھیں

تو 1979ء میں سیداً کونشن آیا تھا جس کا عنوان تھا:

"Convention on Elimination of all forms of Discrimination Against

Women." افسوس کی بات یہ ہے کہ اس کا پاکستان بھی

برابر قرار دیا گیا تھا اور پھر خواتین کے حقوق کے نام

پر عالمی سطح پر چار کانفرنس میکیسو، نیروپی، کوپن ہنگن

اور ہنگنگ میں منعقد کی گئیں۔ درمیان میں قاہرہ کانفرنس

ہوئی اور پھر ہنگنگ پلس فائیکان انفرنس ہوئی جو کہ اقوام متحده

کے تحت کی گئی۔ یہ سارا ایجنسٹ جب آگے بڑھا شروع

ہوا تو اس کی آڑ میں بے راہ روی اور فاشی کو پھیلانے کی

نتیجے انداز میں کوشش کی گئی، اسی کے مختلف شیڈز آگے

بڑھتے ہوئے دکھائی دیے اور وہ شیڈز زیادہ واضح

ہو کر سامنے آئے جب 2006ء کے آخر میں انڈونیشیا کے

شہر یوگیا کارنا میں ایک کانفرنس ہوئی جس میں پچھا اصول

جنی رجحان اور جیزہ رشاخت کے ساتھ ساتھ ہم جس پرستی

ووجہ کو سامنے رکھ کر ترتیب دیے گئے اور پھر انہیں پیدا رہی

وہ T ہے جس کے تحت پاکستان میں باقاعدہ ایک قانون

سامنے آگیا اور وہ قومی اسلامی، بینیٹ سمیت صدر مملکت

کے دستخط کے ساتھ قانون کا حصہ بن گیا۔ ایک ہے قانون

بن جانا پھر اس کے اوپر عمل داری شروع ہوگی۔ چنانچہ نام

نہاد رہنمایہ زندگی روں کے لیے ملکی اوارے سرگرم ہو گئے۔

نادر اکافس سے لے کر پولیس کے محلہ میں ان کے لیے

بات نہیں ہے۔ قرآن مجید میں جہاں نگاہ پنجی رکھنے کا ذکر

کیا گیا وہاں پہلے مردوں کو مخاطب کیا گیا پھر عورتوں کا ذکر

کیا گیا تو اس حوالے سے یہ مردوں عورتوں کی بنیادی

خوبی ہے اور دونوں سے ہی حیا کا تقاضا ہے۔

**آصف حمید:** حیا مصل میں کسی برے یافتہ عمل سے

چھپک کا نام ہے اور جب حیانہ رہے تو وہ بے حیائی ہے۔

جیسا کہ کوئی دوسرے میں سے ختم ہو جائے تو یہ چیز فاشی کی طرف

لے جاتی ہے اور اگر وہ کاروبار میں ختم ہو جائے تو یہ چیز

انسان کو بے ایمانی کی طرف لے جاتی ہے۔ اسی طرح حیا

اگر آدمی کے حوالے سے ختم ہو جائے تو پھر انسان رشت،

بخت وغیرہ میں ملوث ہو جاتا ہے۔ حدیث یہ ہے کہ اگر تو حیا

نہیں کرتا تو پھر تم کچھ بھی کر سکتے ہو۔ ہم بنیادی طور پر جس چیز میں

ہیا ہو گی وہ اسے خوبصورت بنادے گی۔ اور جہاں بے حیائی

ہو گئی وہ اسے بد صورت بنادے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز میں

فرمایا: حیا یہ ہے کہ سارا اس کے اندر والی جگہ کی حفاظت

کی جائے اور اسی طرح پیش اور اس کے اندر کی حفاظت کی

جائے اور موت کا تذکرہ مکہرت کیا جائے یعنی موت کو یاد

رکھا جائے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان کی

60 سے زیادہ شاخیں ہیں اور حیائی ایمان کی ایک شاخ

ہے۔ قرآن مجید ہے مجھی حیا کے وصف کو بڑے ایجمنے انداز

میں بیان کیا ہے: "امتنے میں ان دونوں عورتوں میں سے

ایک ان کی طرف شرم و حیا سے چلتی ہوئی آئی کہنے لگی کہ

میرے والد آپ کو بدارے ہیں۔" (اتصع: 25)

یہ ایک وصف ہے جو انسان کے اندر ہونا چاہیے۔ ہمارے

ہاں یہ صرف عورتوں کا وصف سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ ایسی

## مرقب: محمد فیض چودھری

آسامیاں بکال دے  
بلدیاتی انتخابات  
دی گئیں۔ پھر جو ادا  
میں پروموٹ کیا جائے  
وزراء نے اس کو  
کے نام سے ایک  
بین۔ اس میں شروع  
لینا شروع کیا، پھر  
اور بالآخر اپنے  
حقوق تک پہنچی ہے  
تظمیر اے

آسامیاں نکال دی گئیں۔ حتیٰ کہ کچھ ماه پہلے مندرجہ کے  
بلد یا تی انتخابات میں نر انجینڈر رز کے لیے علیحدہ سینٹ رکھ  
دی گئیں۔ پھر جو ائے لینڈ چسی فلمیں سامنے آئیں جن کو میڈیا  
میں پرمدھوت کیا جا رہا ہے، پہچلی اور موجودہ حکومت کے  
وزراء نے اس کو پرمدھوت کیا۔ پھر ۸ مارچ کو عورت مارچ  
کے نام سے ایک پورا دن منایا جاتا ہے اور تقاریب ہوتی  
ہیں۔ اس میں شروع میں انہوں نے عورتوں کے حقوق کا نام  
لیماشروع کیا، پھر اسلامی شعائر پر جملے شروع کر دیے  
اور بالآخر اب یہ بات +LGBTQ اور نر انجینڈر کے  
حقوق تک پہنچی ہے۔

اسی چیز میں دکھار ہے بیس جن سے  
کی طرف مائل ہوتا جاتا ہے۔ پا  
پاس واحد ایک چیز بقیٰ نہیں وہ  
مغرب کو خوف لاحق تھا کہ کہیں اس  
دوبارہ زندگی ہو جائیں۔ اس خان  
لیے مغرب پر درپے حملہ کر رہا  
میں نہیں بلکہ میں نہ اور خڑخ کر رہا  
پتا ہے کہ اگر ہم مسلمانوں کے انہیں  
کو ہم قابو کر لیں گے۔ اسی کے منہ  
میں اسلام پر حملہ کرنے ہوں تو  
طاقت کے ساتھ سڑکوں پر ہوتی آئیں

مخفض کر دیے ہیں۔ اب اس پر اشتہار اور ذرا سے بڑے شروع ہو گئے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں ایسے ایمان فرماؤں لوگ موجود ہیں جن کو ذرا نظر آتے ہیں تو آئندھ کر سرگرم ہو جاتے ہیں۔ جب ہمارے اپنے معاشرے کے لوگ یہ کام کریں گے تو اس سے زیادہ motivation ملتی ہے۔ اسی طرح ناقہ گانے کو سپلے قابل نفرت سمجھا جائے تھا اور ایسے کاموں میں ملوث افراد کو برا جانا جاتا تھا لیکن آج ان کو ہمیز و زیستیا جاتا ہے، یہ ایسے ہی نہیں ہوا بلکہ اربوں ڈالرز اس پر خرچ ہوا ہے۔ سونیا گاندھی 20 سال پہلے کہا تھا کہ ہم نے پاکستان کو شفاقتی لحاظ سے کر لیا ہے۔ آج ہر بندے کے ہاتھ میں سارث فون ہے، جہاں دجالی تندیب کو پر وحش کیا جا رہے ہیں۔ یہ مسلمانوں کو بڑھ سب، بے حیثیت اور غیرت سے خالی کرنے کا بینہ ہے۔ بھی وجہ ہے کہ یہاں کوئی بھی غیر اسلامی قانون بر جانے تو عوام پر اس کا اثر نہیں ہوتا۔ ہمیں پتا نہیں لگ رہے کہ یہ بے حیاتی اور فاشی ہمارے گھروں کے اندر تک پہنچ گئی ہے۔

نے میدیا پر، بہت میں پاکستان میں سارہ شروع ہوئی جو

تائں ایلوں کے بعد امریکہ نے میڈیا پر بہت خرج کیا ہے اور اسی دور میں پاکستان میں نجی فی وی چینلز کی بھرپار شروع ہوئی جو امریکہ کا یا نیکھل کھلا بیباں بیان کرتے رہے

اور دجالی ایجاد نہ ہے۔ وہ پیسے دے کر دین بے زار سکولر ذہن رکھنے والے لوگوں کو ایجنت کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ یہ ایک خوفناک ایجندہ ہے۔ سب کو معلوم ہے کہ نائیں ایوان کے بعد امریکنے میڈیا پر کتنا خرچ کیا ہے اور اسی دور میں پاکستان میں جنہی وی چینز کی سہر ما شروع ہوئی جو امریکہ کا یانی ہے کلم مکالی بیان کرتے رہے اور افغانستان اور عراق پر امریکی محلے کو جائز اور درست قرار

**آصف حمید:** قرآن مجید کی ایک اصطلاح "اللغو" ہے۔ وہ عمل یا وہ تفریق جو انسان کو اللہ سے دور کر دے وہ لغویہ۔ اہل ایمان کے بارے میں کہا گیا: «وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغُو مُعْرِضُونَ (۲)» (المونون) "اور جو لغو با توں سے اعراض کرنے والے ہیں۔" اس وقت دنیا میں برائی کو پھیلانے کے لیے ایک گلوبل اینجنڈا پلٹ رہا ہے جس کی بڑی جھیٹیں ہیں۔ سب سے بڑی پھیٹانے والا معاشری ہے کہ انسان پر معاش اتنی نگہ کر دی جائے کہ اس کو اس کے علاوہ کوئی پیچ سوچھے نہ۔ یعنی اسلام، دین، اخلاقیات وغیرہ کی طرف ان کی توجہ ہی نہ جائے۔ اگر کوئی تحریک اور قتل بھی جائے تو اس میں سارث فون یروہ

**آصف حمید:** قرآن مجید کی ایک اصطلاح "اللغو" ہے۔ وہ عمل یا وہ تفڑتھ جو انسان کو اللہ سے دور کر دے وہ لغو ہے۔ اہل ایمان کے بارے میں کہا گیا:

﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ الْلَّغْوِ مُعْرِضُونَ﴾ (٣) (المومنون)  
 ”اور جو لغو با توں سے اعراض کرنے والے ہیں۔“  
 اس وقت دنیا میں رہائی کو پھیلانے کے لیے ایک گلوبل اینجینئرنگ پال رہا ہے جس کی بڑی جہتیں ہیں۔ سب سے پہلا  
 تھکانہ امعاشی ہے کہ انسان پر معاشر اتنی نگہ کر دی جائے  
 کہ اس کے علاوہ کوئی چیز سوچھے نہ۔ یعنی اسلام،  
 دین، اخلاقیات وغیرہ کی طرف ان کی توجہ ہی رنجائے۔  
 اگر کوئی تمہارے اوقت مل گھی جائے تو اس میں سارے فوں یورپ میں

کہنا تھا کہ یہ میں ایک تحریک چالانی پا سے کہ عورت کو وہا پس اپنے مقام یعنی گھر تک لا جائے۔ یعنی مغرب کا بیدار مغرب بھی اب تسلیم کر چکا ہے کہ مغربی تہذیب نے انہیں تباہ کر دیا ہے۔ اب پاں پر وہ قوتوں میں اسی شیطانی تہذیب کو مشرق پر مسلط کر رہی ہیں۔ اسی مقصد کے تحت تاہرہ کافرنز، بینگ کافرنز اور پھر بینگ پلیس فائیکا فافرنز ہوتی۔ ان کا ایجنسیا روشن خیالی اور مادر پر آزادی تھا۔ یعنی جہاں مغرب پہنچ چکا ہے وہاں یہیں بھی پہنچا رہے ہیں۔ ان کا کافرنز میں یہ طے ہوا تھا کہ جسم فروشی کو برائیں کہا جائے گا۔ پھر یہ کہ عورت کو بھی طلاق کا حق حاصل ہونا چاہیے اور یہی گھر کے کام کر کے اپنے شوہر سے اجرت طلب کر سکتی ہے، جمل کے دوران وہ جو ٹکالیف جھیلتی ہے اس پر وہ اجرت طلب کر سکتی ہے۔ یہ سب کچھ اقوام متعدد کے تحت ہو رہا ہے اور پاکستان نے اس پر دستخط کیے ہیں۔ اقوام متعدد اس کے لیے فنڈ زدیتا ہے اور ہماری حکومت ان کے ایجنسی کو آگے بڑھانے کے لیے بالکل تیار بھی ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ شرف دور میں خواتین کے لیے ایambil میں 33 فیصد سینیں خفیہ کی گئیں۔ حالانکہ یہ چیز خود امریکہ میں بھی نہیں ہے۔ اصل میں سیاسی طور پر مغرب نے ہمیں مکمل طور پر فتح کر لیا ہے۔ چاہے وہ پارلیمنٹی جمہوری نظام ہو، چاہے وہ صدارتی نظام ہو۔

ہم نے خود شاہی کو پہنانا یا ہے جمہوری لباس جب ذرا آدم ہوا خودشناں و خود نگر

یعنی اس وقت دنیا میں غیر اللہ کی حاکمیت ہی چل رہی ہے۔ اسی طرح معاشری طور پر ہم مغربی سودی نظام میں پوری طرح بکھرے ہوئے ہیں اور اس جگہ میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔ البتہ ہمارا معاشرتی و سماجی نظام کسی درجے میں محفوظ تھا لیکن اب ایسے قوانین کے ذریعے وہ ہمارے گھروں میں پہنچ چکے ہیں۔ اسلام کی کچھ اقدار بھی باقی ہیں لہذا ان کی کوشش ہے کہ یہ بھی بالکل ختم ہو جائیں۔

**سوال:** روشن خیالی اور حقوق نسوان کے نام سے ہمارے تعلیمی اداروں میں بھی مغربی ایجنسی کے اثرات پہنچ چکے ہیں۔ اس کا تاریک کیسے ملکن ہے؟

**رضاء الحق:** یہ بڑی بد قسمی والی بات ہے کہ ہمارے کا بجز اور یونیورسٹیز میں منتیت کا عالم ہوتا ایک طرح سے پرانی بات ہو چکی ہے۔ اب وہاں Queer companions LGBTQ+ and Transgenderism پر باقاعدہ پیکھر ہو رہے ہیں۔

معاملہ بیہاں تک پہنچ چکا ہے کہ اسلام آباد کی ایک یونیورسٹی میں رجی رشتہ (بھائی اور بہن) کے درمیان جنی تعلق کے تعلق کو زمیں پوچھا گیا اور یہ بھی کہا گیا کہ آپ اپنے تحریب کی بنیاد پر اس پر کفت کریں۔ بہر حال بعد میں خبر آئی کہ یونیورسٹی نے اس پروفیسر کو نکال دیا۔ لیکن

## ہمارے کا بجز، یونیورسٹیز اور میگری تعلیمی ادارے اپنے اشتہارات میں نصاب نہیں دکھاتے

**بلکہ لڑکے لڑکیوں کو اکٹھے پہنچے ہوئے دکھاتے ہیں۔ وہ کیا پیغام دے رہے ہیں؟**

مسلمان ہیں۔ ابھی آپ دیکھ لیں کہ اتنا خاوبھیل گیا ہے کہ پچھوں کو دین سے تنفس کیا جا رہا ہے۔ یہ سب چیزیں اس معاشرے کو بدترین بنانے کے لیے ہو رہی ہیں۔ پر وہ تو دور کی بات یونیورسٹیز میں رہا سہا لباس بھی کم سے کم تر ہو رہا ہے اور معاشرہ اتنا تگل سڑپچاکا ہے کہ والدین بھی اس کو برائی محسوس نہیں کرتے۔ یونیورسٹیز اور تعلیمی ادارے اپنے اشتہارات میں نصاب نہیں دکھاتے بلکہ لڑکے لڑکیوں کو اکٹھے پہنچے ہوئے دکھاتے ہیں۔ وہ کیا پیغام دے رہے ہیں؟ نظام تعلیم سخیک ہوتا ہے تو قوم کے دوبارہ اٹھنے کا امکان ہوتا ہے۔ ان تعلیمی اداروں میں مغربی تہذیب کی اتنی تکمیر ہو رہی ہے کہ پچھے اس سے متاثر ہوئے بغیرہ ہی نہیں سکتے۔ کرنے کا کام یہ ہے کہ والدین گھروں میں اپنے پیچوں کی تربیت کریں، ان کو قرآن سے جوڑیں، دین سے جوڑیں۔ ان کو بتا یعنی کہ جو تم دیکھ رہے ہو یہ غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ والدین کو شعور دے کہ وہ اپنے پیچوں کے اندر شعورا جاگر کر سکیں۔

**سوال:** تعلیم اسلامی ملک گیر سٹھ پر جا اور ایمان مہم

چلا رہی ہے۔ اس مہم کی تفصیلات کیا ہے؟

**خورشیدانجم:** تعلیم اسلامی مکرات کے خلاف اور کرنٹ ایشور کے حوالے سے مختلف مہماں چالاتی رہتی ہے۔ حالیہ مہم کا آغاز ایم تعلیم اسلامی شجاع الدین شیخ کی

کراچی میں میت دی پرسنل پروگرام سے ہوا ہے جہاں صحافیوں کے سامنے ایم محترم نے اس مہم کے اغراض و مقاصد بڑی تفصیل سے بیان کیے ہیں۔ اس کی ویدیو یوٹیوب پر موجود ہے۔ اور ندائے خلافت کے گزشتہ

شارے میں اس کا خلاصہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ آگاہی مکرات کے لیے جو بھی مکانہ ذرائع ہو سکتے ہیں ان کو ہم استعمال میں لاتے ہیں۔ یہ بھی ایک مسئلہ ہے

میں ہے۔ اس کا تاریک کیسے ملکن ہے؟

**رضاء الحق:** یہ بڑی بد قسمی والی بات ہے کہ ہمارے

کا بجز اور یونیورسٹیز میں منتیت کا عالم ہوتا ایک طرح سے

پرانی بات ہو چکی ہے۔ اب وہاں Queer companions

LGBTQ+ and Transgenderism پر باقاعدہ پیکھر ہو رہے ہیں۔

کرے اور اس کے خاتمے کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔  
اس معاملے میں حکومتی عبد یار اللہ کے ہاں سے سب سے  
برٹھ کر جو ابدہ ہیں۔ قرآن میں ارشاد ہے:

”بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان میں بے حیاتی کا چرچا ہو، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔“ (النور: 19)

اس آگاہی کے لیے ہر شخص اپنا حصہ اٹے کر کل اللہ کے  
ہاں معدودت پیش کر سکے کہ یا اللہ جناتم نے مجھے اختیار  
دماتھا اس کے مطابق میں نے کوشش کی تھی۔

**سوال:** تنظیم اسلامی کے نزدیک پاکستان میں اسلامی افتخار اور نسبت کر لئے کس قرآن کام کے خصوصیت ہے؟

الغلاب لائے لئے یہ س فدر کام می صورت ہے؟

**خورشیدانجم:** یہاں انقلاب ایک تحریک کے

ذریعے آسکتا ہے اور تم یک کچھ لوگوں سے مل کر ہی بنے گی

جہاں نظر رکھ کر اتنا مخلص ہوا جگہ کی نظر دنا نہیں

بواں ہریےے ساھس ہوں، اسی نے حضرت میر پروردیں آخرت پر ہو۔ حیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن عمّ سے فرماتا تھا:

(كُنْ فِي الدُّنْيَا كَائِنًا غَرِيبًا، أَوْ عَابِرًا  
سَبِيلًا) (صحیح بخاری) ”دنیا میں اس طرح زندگی بسر کرو

جیسے تم مسافر ہو یا عارضی طور پر کسی راستے پر چلے والے ہو،  
یعنی فکری لحاظ سے ان کے اندر یہ تبدیلی پیدا ہو چکی ہو کے

ہم تو آخرت کے مسافر ہیں، اس کے لیے تیاری کرنی  
ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے دارہ اختیار میں شریعت

کونا فز کرنے کی کوشش کریں۔ جیسے نظم کی دعوت ہے کہ جو لوگ آئیں ان کو اٹھا کر بجائے ان کی ایک تنظیم بنائی

جائے جو بیعت میں پار ہو اور رسول اللہ علیہ السلام کے اسے  
کی روشنی میں جدوجہد کی جائے۔ پھر ان کی تربیت کی

جے۔ بہوں سارے تو خاک میں مل اور آگ میں جل، جب نہ شت بنے تب کام چلے ان خام دلوں کے غصہ پر بناد رہ رکھ، تعمیر نہ کر

یعنی ان کی انتقامی تربیت کی جائے اور اللہ تعالیٰ تو متعین ہی کو قبول فرماتا ہے۔ ایسے متعین جب کسی منظم، پر امن، انتقامی تحریک کو لے کر نکلیں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کامیابی بھی

وے گا۔ ان شاء اللہ!

لیے ہم کوشش کرتے ہیں۔

**سوال:** پاکستان میں بے حیائی کے خاتمے اور شرم و حیا کے فروغ میں والدین، اساتذہ، علماء کرام، میڈیا اور حکومت کیا کروں ادا کر سکتے ہیں؟

**آصف حمیدہ:** کچھ عرصہ پہلے پوری دنیا میں کورونا وائرس کی وبا پھیلی اور کئی لوگ دنیا سے چلے گئے۔

اس دباء کو خطرہ قرار دیتے ہوئے حفاظتی اقدامات کیے

کہ ان حوالوں سے آگاہی بھی نہیں ہے۔ اس کے لیے ہم کوشش کرتے ہیں۔ ہمارے جو رفتار اجتماعات جمعہ میں مساجد کے اندر خطاب کرتے ہیں اس میں اس ایشو کو ایڈریس کیا جاتا ہے۔ کیونکہ جمعہ میں ہر قسم کے لوگ آتے ہیں۔ پھر اس موضوع پر خصوصی پروگرام کسی ہال یا مسجد کے اندر منعقد کیا جاتا ہے۔ عوام الناس کو آگاہ کرنے کے لیے مینڈ بلو اور برو شرقيہ کیے جاتے ہیں

ہمارے معاشرے میں ایسے ایمان فراموش لوگ موجود ہیں جن کوڈا راز نظر آتے ہیں تو آگے بڑھ کر مغربی ایجینڈے کے لیے سرگرم ہو جاتے ہیں۔ خطرہ ماہر سے بھی ہے اور اندر سے بھی۔

بڑھ لرمغرنی ایجندے کے لیے سر لرم ہو جاتے ہیں۔ حظرہ باہر سے بھی ہے اور اندر سے بھی۔

گئے، اسی طرح اگر کسی بھی برائی کے حوالے سے میدیا پر  
تشریف ہو جائے کہ یہ برائی ہے اور اس کے بہت زیادہ  
لنسنٹس ایں تو اس کے معاشرے پر کافی اچھے اثرات ہو  
سکتے ہیں۔ یہ بے حدی اور غافلی کی وبا معاشرے کے لیے  
سب سے زیادہ خطرناک ہے اس کو روکنا سب سے زیادہ  
 ضروری ہے۔ کورونا تو صرف جان لیتا تھا لیکن بے حدی کی  
 یہ وبا ہمایاں بھی چھین لیتی ہے جس سے انسان کی دینیوں  
 اور اخروی دفعوں زندگیاں برپا ہو جاتی ہیں۔ یہ بے حدی،  
 غافلی، عربی اور کرپشن تو ایک مخفق علمی مکمل ہیں لیکن دینی  
 جماعتیں ان کے خلاف اکٹھی نہیں ہو رہی ہیں۔ حالانکہ  
 ان کے خلاف وہ مل کر ہم چلا سکتی ہیں۔ دوسرا طرف شرکی  
 طاقتیں مل کر کوشش کرتی ہیں لیکن اپنے مدمقابل کو تقسیم کر  
 دیتی ہیں تاکہ مخدود ہو کر مقابلہ کرنے کی پوزیشن میں نہ  
 آ جائیں۔ بے حدی اور غافلی تو موبائل کی صورت میں  
 ہمارے گھروں میں داخل ہو چکی ہے البتہ LGBTQ+  
 دروازوں پر دستک دے رہی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ آپ  
 کے مرد رہندر ہیں، غیرت تو ختم ہو گئی اب ان میں مردالگی  
 مختلف ہو جاتی ہے۔ یہ ہمارا جا بلانس تصور بن چکا ہے۔

بھی ختم کر دو۔ یہ سارا کام اسلامی شیطانی، دجالی ایجاد کرنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ والدین اگر اس حوالے سے فکر مند ہو جائیں تو وہ بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں اور انہیں کرنا بھی چاہیے۔ پھر ہم تنظیم کے پلیٹ فارم پر حیا اور ایمان کی بہم چلا رہے ہیں اس میں باقی تنظیم اسلامی ڈاکٹر امرار احمد اور امیر تنظیم اسلامی کے بڑے قیمتی بیانات آرہے ہیں۔ احادیث میں، ہمارے سلوگز میں لوگوں کو چاہیے کہ ان کو پھیلانے میں ہمارا ساتھ دیں تاکہ کچھ ان کی طرف سے حق ادا ہو۔ اس وبا کے مہبلک پن کو معاشرے کا ہر فرد مجوس

# رمضان کیسے گزاریں؟

## ڈاکٹر خسانہ جیلی

بن ساریہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رمضان میں رسول اللہ ﷺ نے مجھ پانے ساتھ حرکی کھانے کے لیے بلا یا اور فرمایا کہ آمبارک ناشتے کے لیے (ابوداؤ ذنسائی)

حرکی کو اخٹانا باعث خیر، کھانا باعث برکت، لیکن،

کیا اسی پر بس؟ نہیں اس خیر و برکت اور شوک بڑھانے کی منصوبہ بندی کریں۔ جب اخٹانا ہی ہے تو کچھ دیر پہلے

امتحاج نہیں اور ان لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کریں

جو بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ وہ کون

خوش نصیب ہوتے ہیں جو راتوں کو اخٹ کر تجدید پڑھتے ہیں

"مستغفار بنالاحوال" ہیں۔ حرکی کے وقت اخٹ کر استغفار

کرنے والے ہیں۔ "وَ عَبَادُ الرَّحْمَنِ" ہیں (اللہ انہیں اپنے

بندے کہتا ہے۔ بندے تو کبھی اس کے ہیں۔ لیکن وہ اپنا کس کو

بناتا ہے اور ورن کو بھیکلتا ہے؟ یہ فدویت اور حجۃ بیوت کی بات)

جن کی تعریف و کرتا ہے کہ وہ "وَ الَّذِينَ يَبْيَثُونَ

لَرْقَدَهُ سُجَّدًا وَ يَبِيَّنُوا" (سورہ فرقان) "جو اپنے

رب کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں۔"

رمضان کے مینے میں تو ہم کوشش کر سکتے ہیں کہ

ہمارا شمار بھی ان خوش نصیبوں میں ہو جائے۔ کھانے سے

قبل کچھ رکعت جتنی نصیب میں ہوں جتنا ممکن ہو وادا کریں

اور حرکی کی برکات میں اضافہ کریں اور جی بھر کر اللہ سے

دعا میں مانگیں کہ اس وقت اللہ آسمان دنیا پر آیا ہوتا ہے

اوہ آواز لگاتا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ ہر رات کو جس وقت آخری تباہی رات

باتی رہ جاتی ہے، آسمان دنیا کی طرف تزویں فرماتا

ہے اور ارشاد فرماتا ہے: میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ

ہوں، کون ہے جو مجھ سے مانگے، میں اس کی

دعاقبول کروں، کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی

کو عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے مغفرت اور بخشش

چاہے، میں اس کو بخشن دوں یہاں تک کہ فخر رون ہو

جائی ہے؟" (بخاری وسلم)

اللہ کی اس آواز کو دل کے کانوں سے سین، وہ

دینے کو بے تاب ہے! ہمارے اندر کچھ یعنی کی ترپ ہے

یا نہیں؟ ہمارے دل زندہ ہیں یا نہیں؟ محض پیٹ پوچھا ہی

مقصودہ نہیں کیں، روح کی پوچھی ہیں، اس کی صحت کی فکر

بھی کریں۔ اس کی غذا کا اہتمام بھی کریں۔ اس کی غذا

رجوع الی اللہ ہے۔ اللہ کا ذکر ہے اور قرآن کی تلاوت

بہترین ذکر ہے اللہ کے آگے رکوئ و بحودیں! رمضان روح

کی پروش کا مینے ہے اس کو کسی صورت نظر انداز نہ کریں۔

4- 15 شعبان سے قبل کچھ غلی روڑے رکھیں تاکہ اندازہ ہو سکے کہ جسم کے اندر کتنی قوت برداشت ہے اور اس کو بڑھانے کی تدابیر سمجھی جائیں۔

"میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ حضور نے کسی پورے مینے کے روزے رکھے ہوں، سوائے رمضان کے۔ اور میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ شعبان سے زیادہ کسی مینے کے روزے رکھے ہوں" (مرودی حضرت عائشہؓؓ متفق علیہ)

5- جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے تو وہ بھی کریم ﷺ نے فرمایا: سنت کے مطابق شعبان کے آخری عشرے میں اہل خاندان، اہل محلہ اور گرد متعلقین کے لیے خطبات اور دروس کا اہتمام کریں اور سب کو اس ماہ مبارک کی فضیتوں اور برکتوں سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کے طریقے بتائیں۔

6- حرے سے لے کر انفلارٹک اور افطاڑے لے کر الگی رات سحری تک کے نظام الادوات طے کریں۔ نوافل،

تلاوت، اذکار، دیگر کاموں میں اس وقت کوں سا کام کرنا ہے اور کون ساترک کرنا ہے؟ اور رمضان کے معمولات میں سے کمال دینا ہے تاکہ کوئی گھری ضائع نہ ہو۔

7- رمضان سے مقصودہ تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ آئیے ایک فہرست بنائیں کون سے کام تقویٰ کے خلاف ہیں۔

کون سی عادات میں جنمیں ترک کرنا ہے اور ان پر خصوصی توجہ دیں۔

8- کون کون سے اعمال صالح کے رمضان میں نکیوں کو پروان چڑھانا ہے۔

**رمضان کے شب و روز:**

رمضان کا مبارک دن، بالکل فطرت انسانی کے مطابق علی الصبح شروع ہو جاتا ہے۔ جسے ہم حرکی کا وقت کہتے ہیں۔ جو اللہ کے بندوں کا محبوب وقت ہوتا ہے۔

رمضان کے علاوہ اس وقت میں اٹھنے والے اللہ کے خاص بندے ہوتے ہیں جنمیں یہ توفیق ملتی ہے۔ لیکن رمضان میں یہ ہر مسلمان کی دسترس میں ہوتا ہے۔ حرکی کے کھانے کو پیارے تینے مبارک کھانا کہا ہے۔ "حضرت عباس

ہمارے مالک اور پروردگار نے ہمارے لیے رمضان کو دنیا میں تعمیر سیرت اور ڈھیروں خیر و برکت سمینے کا ذریعہ بنایا ہے۔

آئیے! اس رمضان کو کچھ اس طرح گزارنے کی منصوبہ بندی کریں کہ اپنے اندر کی بھی ہوئی صلاحیت کو دریافت کریں۔ اس کو قرآن کے ذریعے پروان چڑھائیں اور حقیقی صالح، پاکیزہ، اللہ کا بیوار انسان بن کر دکھائیں۔ آئیے! آنے والے رمضان کا استقبال کریں

جیسا کہ اس معزز مہمان کا حق ہے۔

استقبال رمضان کی ایک تیاری آسمانوں پر ہوتی ہے۔ روزہ داروں کے لیے جنت سال بھر سے صحابی جاتی ہے۔ یہ کون ساموقع ہے کہ جنت کے سارے دروازے کھول دیے گئے ہیں اور فرشتے پار پکار کر بندوں کو اللہ کی طرف بیار ہے۔

زمین پر کئنے روزہ داریے ہوں گے جو سال بھر سے رمضان کی تیاری کرتے ہوں؟ چیزیں مہینہ بھر قبل ہی اس کے بارے میں جو ہیں رمضان میں (جسمانی ضروریات کی اشیاء میں، سکھوں، بھگی تو ہم پہلے خریدی لیتے ہیں) دوچیزے کی ضروریات کیا ہیں؟ ایک چارٹ اور لست اس کی بھی نہیں چاہیے۔

1- روزے کے مقاصد جیھیں۔ قرآن، تفاسیر و احادیث میں رمضان کی اور روزے کی تفصیلات کا مطالعہ کریں۔ اچھی اچھی کتابوں سے رمضان کی تفصیل پڑھیں۔ روزہ کی چیزوں سے تقویت پاتا ہے، کن باتوں سے خراب ہوتا ہے۔ رحمتیں اور برکتیں سمینے کے معنوں طریقے کیا ہیں؟

2- اگر ہمارے ارگوں میں، گھروں میں استقبال رمضان کے پروگرام ہوتے ہیں تو ان میں شامل ہو کر اہمیتی حاصل کریں۔

3- خاطر قرآن رمضان سے قبل دورہ قرآن کی تیاری کے لیے دہرا کی شروع کر دیتے ہیں۔ باقی افراد کو بھی قرآن کا جتنا حصہ یاد ہے اس کو خوب دہرا لیں تاکہ نمازوں میں پڑھ سکیں اور تم برجھی کر سکیں۔

بیرونی کرنے لگے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اگر تم ان لوگوں کے اشاروں پر چلو گے جنہوں نے لنگر کی راہ اختیار کی ہے تو وہ تم کو اتنا پھیلے جائیں گے اور تم نامراد ہو جاؤ گے“ (آل عمران: 49)

ہم نے کتنا خسارہ اٹھایا! کاش ہم اس کا حساب لگ سکیں۔ ہماری نسلیں یہود و نصاری اور ہندوؤں کے رنگ میں رنگ گئیں، برکتیں انھیں گئیں، غربت بڑھ گئی، دشمنوں نے غلبہ پالیا۔ آتش و آحسن کی بارش ون رات جاری ہے اور دریاؤں کے سوتے خشک ہو گئے ہیں۔ ڈیم سوکر کر ہے ہیں۔ خالم و جابر حکمران مسلط ہو گئے ہیں۔ ہم نے اللہ کی طرف سے من موڑا تو اللہ نے بھی بارشیں روک دیں، اپنی رحمتیں روک دیں، ہم آئے اور ضروریات زندگی کو ترس رہے ہیں! کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ یہ قوم انفرادی اور اجتماعی طور پر اللہ سے استغفار کرے؟

اے قوم آوا! ہم سب کر اجتماعی طور پر اللہ سے استغفار کریں۔ اپنے پچھلے گناہوں کی معافی مانیں۔ قوم یونس صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح نہیں تو چاروں طرف متلاطے ہوئے اللہ کے عذاب نہیں جائیں گے۔ اللہ کی رحمتیں نازل ہوں گی، بارشیں بریسیں گی اور رزق میں برکت ہو گی۔

جان لو کہ رزق اور برکات آئی ایم ایف، ولہ ہیں اک اور مغربی اقوام کے پاس نہیں ہیں۔ زمین اور آسمان کے خرانوں کا مالک اللہ ہے۔ جن مسائل میں ہم اس وقت گھر چکے ہیں۔ ان کا حل اللہ کی طرف پلانے اور اس سے استغفار میں پوشیدہ ہے۔ رمضان میں قرآن کے ان حصول کا خصوصی مطالعہ کرنا چاہیے جن میں جنت اور دوزخ کا ذکر ہے تاکہ جنت کا شوق پیدا ہو اور اس کے لیے دعائیں جائے، اور دوزخ کا خوف پیدا ہو اور اللہ سے پناہ مانگی جائے۔ آج وقت ہے کہ تم دوزخ کے عذاب سے بچنے کی محنت کریں۔

آئیے! قرآن سے فہرست بنا گئی کہ دوزخ میں جانے والوں کے کیا اعمال ہوتے ہیں اور رمضان میں ان سے پر ہیز کرنے کی مشق اور عہد کریں اور بار بار اللہ سے دعائیں۔ ”اللَّهُمَّ اجْرِنِي مِنَ النَّارِ“ اور ”رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَانتَ خَيْرُ رَاحِنِينَ“ اور جتنی دعا گئیں اس ٹھمن میں یاد ہیں بکثرت پڑھیں نہیں یاد تو اپنی زبان میں دعا نہیں مانگیں اور منسون دعا گئیں یاد کرنے کی محنت کریں اور اس رمضان میں ضرور ہی آتش دوزخ سے رہائی حاصل کریں اور جنت میں داخل ہونے والوں میں شامل ہو جائیں۔ آمین یا رب العالمین!

گیا ہے احادیث میں کلمہ طیبہ کو فضل الذکر قرار دیا۔ کلمہ طیبہ

اور استغفار دونوں پر غور کریں۔ ایک جانب اللہ شانہ کی واحد ایمت اور کبریائی کا اقرار اور دوسرا جانب اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کا اعتراف دونوں احساسات پیش کرتقتوں کی کیمی کیفیت پیدا کرتے ہوں گے۔ ایک مومن کی خود پر درگی، عبدیت اور تعلق باللہ کی کیفیت کتنی پروان چھٹی ہو گئی، اس کا اندازہ وہ ہی کر سکتے ہیں جنہوں نے اس روح کے ساتھ یہ اعمال کیے ہوں۔ دل اللہ کی طرف متوجہ ہے، اپنے گناہوں اور کوتاہیوں پر شرمende ہے۔ زبان اس کی توحید مسلسل بیان کر رہی ہے اور ساتھ ہی ساتھ اللہ سے مغفرت اور جنت کی دعائیں اگلی جاری ہے اور اس کے عذاب اور دوزخ سے پناہ مانگی جاری ہے اور یہ عمل مسلسل جاری رہتا ہے، چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے، کام کرتے، گھر کے اندر ہیں یا گھر کے باہر، جس حال میں ہیں قلب بیت، قطب بیت کی طرح اللہ کے ساتھ اکاہا ہو ہے اور اس کے ساتھ ساتھ روزہ روزہ ڈھال بنا ہو ہے۔ ہر طرح کے نعمیات، گناہوں سے انسان کو روکے ہوئے ہے۔ سچ بتائیے، کیا شان ہو گئی ایسے عبد الرحمن کی اور اللہ کتنا اس کی طرف متوجہ ہو گا اور جنت کے کتنے دروازے اس کے لیے لکھیں گی۔ اللہ ہم جعلنا منه۔

عملی ذکر کی بہترین صورت نماز ہے »وَأَتَمَّ الصَّلَاةَ لِلَّهِ كُرْمَى<sup>(۱)</sup>« (سورة طا) ”اوْ مِيرِی یاد کے لیے نماز پڑھا کرو۔“ نماز ذکر بھی ہے، رجوع الی اللہ کی بہترین مثال بھی اور اللہ کے قرب کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔ فرض نمازی اہتمام سے ادا کریں۔ شوق سے ادا کریں، ایسا نہ ہو روزے کی بھوک بیاس نمازوں کو کھا جائے۔

دوسری اہم بات اس ٹھمن میں یہ ہے کہ عبادت کا اصل مفہوم اور روح ہمارے سامنے واضح ہو تو ہر ہر عمل عبادت بن جاتا ہے۔ اسلام میں عبادت کا تصویر محض پوچا پاٹ کا نہیں ہے کہ صرف تسبیح، مصلی اور خلقانہ تک محدود ہو بلکہ اس کی ساری کی ساری زندگی عبادت ہی عبادت ہے۔ اگر وہ مصلی سے اتر کراور مسجد سے نکل کر بھی اسی خالق و مالک کی اطاعت کرتا ہے اور زندگی کے تمام میدانوں میں، اسی کے بتائے ہوئے قوانین پر چلتا ہے۔

بلطور امت مسلمہ بھی ہمارا عہد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تھا۔ اور قیام پاکستان کے وقت بھی ہم نے یہی نعمہ کا کرالگ ملک حاصل کیا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ۔ اور آزاد ملک حاصل کرنے کے بعد ہم نے اسے امریکہ کے پاس گروہ رکھ دیا اور لگے اس کی چاکری کرنے اور اللہ اور رسول کو چھوڑ کر اس کے احکامات کی

ایک معمول، ایک چارٹ اپنی اپنی مصروفیات، ذمہ داریوں کے حوالے سے بنالیں۔ ملازمت پیش افراد، تاجران حضرات، مزدور حضرات، خواتین خان، ملازمت پیش خواتین، سب اپنے اپنے اوقات کار کے لحاظ سے اپنے اذکار و عبادت کا چارٹ بنائیں۔ جن کے پاس اوقات کی جتنی گنجائش ہو اس کے مطابق تلاوت کلام پاک، اذکار، نوافل کے نظام الادوات طے کیے جاسکتے ہیں، جو اشراف چاشت پڑھنے کی گنجائش پائیں، رمضان میں اس سے محروم نہ رہیں، اس لیے کہ ایک ایک نفل کا اجر فرض کے برابر ہے اور فرض کا ستر فرضوں کے برابر، جیسا کہ ہم نے اس سے قفل دیکھا، کوشش یہ ہو کہ مظہان کا کوئی لمحہ ضائع نہ ہو۔ غفلت میں نہ گزرے۔ اس سارا دن یہ دن میں رہے کہ مجھے حصول ثواب میں دوسروں سے آگے نکلا ہے۔

ثواب کیسے بڑھاتا ہے:

عبادت کو اس کی روح کے ساتھ ادا کر کے خواہ نماز ہو، ذکر ہو، تلاوت کلام پاک ہو، کوئی بیچ جسمانی حرکات، زبان اور علق تک سرہ جائے، وہ قلب میں اترے، وہ عمل میں نظر آئے، وہ میران میں بھاری ہو جائے۔ جتنا خلاص ہو گا جتنی قلب کی لگن ہو گی جتنی دل کی ترپ ہو گی جتنی اللہ کی محبت اور رضا بنیاد میں ہو گی، عبادت اتنی ہی بھاری اور باعث اجر ہوں گی، ورنہ نماز مخصوص جسمانی ورزش بن کر رہ جائے گی اور روزہ بھوک پیاس بن کر، معاملہ جس رب کے ساتھ ہے وہ ”علیم بذات الصدور“ ہے۔ ”رُوْفَ بِالْعَدَاد“ بھی ہے۔ اپنے بندوں سے بے انتہا محبت کرنے والا ہے۔ فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَضْيَعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ إِلَيْهِ لَرَءُوفٌ رَّجِيمٌ<sup>(۲)</sup> (البقرة) ”اللہ تمہارے اس ایمان کو ہرگز ضائع نہ کرے گا، یعنی جانو وہ لوگوں کے حق میں بنیافت شیق و حیم ہے۔“

اس روح، اس جذبے سے رمضان کی عبادت کریں، ذکر سے زبان ترکیں، دل کو حاضر رکھیں، بکثرت استغفار کریں، فرمان نبوی کو یاد رکھیں۔

”چار چیزوں کی رمضان میں کثرت رکھو جن میں سے دو چیزوں ایسی ہیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسرا دو چیزوں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو“ (فضائل رمضان) ذکر میں خاص طور پر کلمہ طیبہ کا درکرنے کا حکم دیا۔

# حلم اور مردہ باری

شعبہ تعلیم و تربیت، تنظیم اسلامی پاکستان

بی توع انسانی سے خالی ہو جاتی اور دنیا کا نظام تباہ و بر باد ہو جاتا۔ مگر اللہ تعالیٰ تو بہت بردبار ہے، بخشنے والا ہے۔

حلم اور بردباری کی برکت سے اللہ تعالیٰ دو بندوں کے درمیان دشمنی اور عداوت کو محبت میں تبدیل فرمادیتا ہے۔ جب ایک شخص جا بلاد بر تاؤ کرتا ہے اور وہ سر اس کے مقام پر میں حلم کا مظاہرہ کرتا ہے تو پہلا شخص ایک بار جہل سے کام لے گا۔ دوسرا بار بھی ایسا ہی کرے گا مگر تیرسری بار ضرور سوچے گا۔ اپنے طرز عمل پر غور کر کے اپنا طرز عمل تبدیل کرنے پر مجبوہ ہو گا۔ اور اس کے دل میں عداوت کی جگہ دوستی اور محبت و شفقت کے جذبات پیدا ہوں گے۔ یہی بات سورۃ الحم اسجده آیات نمبر 34-35 میں اللہ تعالیٰ ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:

”اور نیکی اور بدی بر اینہیں بیس برائی کو بہترین حکمت سے تالو، اس کا تجھے نکلے گا کہ جس شخص کے ساتھ تمہاری دشمنی ہے، وہ تمہارا بہترین دوست بن جائے گا۔ اور یہ فرست انہی کو کھلتی ہے جو ثابت قدم رہنے والے ہوتے ہیں اور یہ حکمت انہیں عطا ہوتی ہے جو بڑے نصیب والے ہوتے ہیں۔“ پس حلم والے اعلیٰ نصیب کے مالک ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے برائی کا بدل برائی سے دینے کے بجائے اچھائی سے دینے کی توفیق عطا کی ہے۔ حیثیم شخص اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندوں میں سے ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اُنّی بن عبد القیس رض سے فرمایا: ”تم میں وصفات ایسی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ سے فرماتا ہے حلم اور عقل۔“ (مسلم)

محبت فرماتا ہے حلم اور عقل۔“ (مسلم) حلم زمزما کی نام ہے اور اللہ تعالیٰ زمزی کو پسند فرماتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رض سے فرمایا: ”بے تک اللہ تعالیٰ ہر کام میں زمزی کو پسند فرماتا ہے“ (بخاری) نبی کریم ﷺ نے یہی سچی فرمایا: اے عائشہ رض! بے تک اللہ تعالیٰ میریان ہے اور میریانی اور زمزی کو پسند کرتا ہے اور زمزی پر ثواب دیتا ہے جو ختنی پر نہیں دیتا۔ اور نہ اس کے سوا کسی اور عداوت پر دیتا ہے۔“ (مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی بندوں نے کسی چیز کا گھونٹ ایسا نہیں پیا جو اللہ کے نزد یہی غصہ کے اس گھونٹ سے افضل ہو جئے کوئی بندہ اللہ کی رضا کی خاطر پی جائے۔ (مسند احمد)

حلم کے معنی ہیں: نفس و طبیعت پر ایسا ضبط رکھنا کہ غیظ و غضب کے موقع پر بھڑک نہ آئے۔ اردو میں اس کے معنی ”برداری“ استعمال ہوتے ہیں۔ سورۃ الحضت آیت نمبر 101 میں حضرت الْمَعْلِی علیہ السلام کے بارے میں بیان ہوا ہے:

”اور ہم نے انہیں (ابرائیم علیہ السلام کو) بھارت دی ایک بردباری میٹے کی۔“

اور سورۃ ہود آیت 75 میں ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں آیا ہے:

”بے تک ابریم پڑے تھل والے، نرم دل اور (اللہ کی طرف) رجوع کرنے والے تھے۔“

حلم کی معنی ”احلام“ ہے۔ سورۃ طور آیت نمبر 32 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

”کیا ان کی عقلیں انہیں بیکی بتاتی ہیں یا وہ سرکش لوگ ہیں۔“

یعنی احالم سے عقلیں انہیں بیکی بتاتی ہیں؛ اصل میں حلم کے معنی ”متانت“ اور ”برداری“ کے میں مگر چونکہ متانت اور بردباری بھی عقل کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اس لیے

بس اوقات حلم کا لفظ بول کر عقل بھی مراد لیتے ہیں۔ سورۃ النور آیت 59 میں ارشاد گرامی ہے:

”اور جب تمہارے لڑکے بالغ ہو جائیں۔“

اس آیت میں ”حُلُم“ سے مراد سن بلوغت کے میں سن بلوغت کو، حلم ”اس لیے کہتے ہیں کہ اس عمر میں چھوڑتا، لیکن وہ ایک مقرر وقت تک انہیں وصول دیتا ہے۔

”حلم“ ایک اعلیٰ اخلاقی قدر ہے۔ اور جسے یہ صفت حاصل ہو گئی اس نے گویا فیضان نبوت سے حصہ پالیا۔ ایک حیم انسان کا فیصلہ انجام کے اعتبار سے زیادہ درست ہوتا ہے۔ پونکہ وہ معاملہ کے عاقب و نتائج، اس میں درجیں مشکلات اور اس کے نتائج کے مکان طریقوں پر گناہ کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کو بلا ک کرو دیتا اور گناہ سے تو کوئی بھی بچا ہو نہیں ہے۔ اگر اللہ کی گرفت جلدی ہوتی تو زمین

یعنی اللہ تعالیٰ سزا دینے میں عجلت نہیں فرماتا۔ اگر وہ سزا دینے میں جلدی کرتا تو چند مستثنیات کے سوا روئے زمین پر کوئی انسان باقی نہ رہتا۔ یوں کہ جب بھی کوئی گناہ کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کو بلا ک کرو دیتا اور گناہ سے تو کوئی بھی غصہ کی حالت میں ہوتا ہے تو وہ حقائق کو نظر انداز

جن خوش خصال اور پاکیزہ صفت بندوں کے لیے جنت آرستہ کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں سورۃ آل عمران 134 میں ان کی ایک صفت یہ بھی بیان کی گئی ہے:

”اور وہ اپنے غصے کو پی جانے والے اور لوگوں کی خطاؤں سے درگزر کرنے والے ہیں۔“

سَمِيلَ بْنُ معاذٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اپنے والد حضرت معاذ بن جحش سے روایات کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص غصہ کو پی جائے وہ آنحضرت کے اس میں اتنی طاقت اور قوت ہے کہ وہ اپنے غصہ کے تقاضے کو نافذ اور پورا کر سکتا ہے (لیکن اس کے باوجود محض اللہ کے لیے اپنے غصہ کو پی جاتا ہے اور جس پر اس کو غصہ ہے، اس کو کوئی سزا نہیں دیتا) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ساری حقوق کے سامنے اس کو بلاعیں گے اور اس کو اختیار دیں گے کہ جور ان جنت میں جس حور کو چاہے اپنے لیے منتخب کر لے۔“

(جامع ترمذی۔ سنن ابی داؤد)

آج کل ٹرکی پر ٹرکی جواب دینے کو ایک اچھی صفت کے طور پر سمجھا جاتا ہے ایسے شخص کو ”حاشر جواب“ کہتے ہیں۔ جموئی طور پر ہمارے معاشرے میں برداشت، برو باری اور حل کے روایے کم ہوتے جا رہے ہیں۔ فی زمانہ ہمارا سیاسی ماہول اسی لیے کشیدہ ہے کہ سیاسی قائدین نے ایسٹ کا جواب پتھر سے دینے کو قیادت کا جوہر کمال سمجھ لیا ہے۔ ہر سیاسی جماعت اور سیاسی لیڈر کے میدیا مینیجرز ہیں اور ایک میڈیا یا ٹیم، ہے جو ہر خلاف کی گزاری اچھائی کو اصل سیاست سمجھتے ہیں۔ ایک دوسرے کی بدکاری ہوں، کرپشن کے معاملات اور دوسرا سے پوشیدہ جرائم کی نوہ میں لگتے ہیں اور بے عزت کرنے کا کوئی موقع باوجود سے نہیں جانے دیتے۔

ذراغور کریں نبی اکرم ﷺ کی ذات میں کس قدر حلم تھا۔ آپ ﷺ نے ابو جہل، ابو لہب سمیت قریش کے سرداروں کی زیادتی کے مقابلے میں کیسی برو باری اور برداشت کا مظاہرہ کیا۔ مدینہ موجودہ میں عبد اللہ بن ابی سمیت منافقوں اور یہودی ہرزہ سرائی کا کئی برو باری کے ساتھ مقابله کیا۔

دور حاضر میں ”سوش میڈیا“ کا ایک نیا غصہ بھی شامل ہو گیا ہے۔ آپ کسی بھی سیاسی جماعت کے لیڈر کو یا کسی جماعت کے قائدین کو کوئی خاص مادہ مشورہ ہی دے کر دیکھ لیں۔ آپ پر سوچل میڈیا“ میں دشمن طرازی اور گام

## امیرِ تنظیمِ اسلامی کی چیزیں ہم صروفیات

(۲۴ فروری تا ۲۱ مارچ ۲۰۲۳ء)

جمع (۲۴ فروری)، کو امیرِ محترم نے صبح ۱0:۳۰ تا ۱۲ بجے قرآن اکیدیٰ ذیفس میں رجوع ای القراء کورس میں گفتگو کی اور سوالات کے جوابات دیئے۔ اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ بعد نماز عصر یعنی پر ۶ نماج پڑھائے۔

ہفتہ (۲۵ فروری) سے حلقہ کرایجی جنوبی کا طبق شدہ دورہ شروع ہوا۔ صبح ناشت پر سید واجد حسین شاہ (چیزیں میں کوئی ایسوی ایش آف ٹریڈ اینڈ انڈسٹری) اور ۱0:۳۰ بجے محمد دانش صاحب سے ملاقاتیں کیں۔ سو ۱۲ بجے عبدالعزیز کوڈو اوی کی ان کے گھر پر عیادت کی۔ سہ پر ۰۰:۳ بجے جامعہ کاغذش میں مشقی کمال صاحب سے ملاقات کی۔ ان کو تظمیم کی پکج کتب پیش کی گئیں۔ انہوں نے بھی اپنی تحریر کردہ کتاب امیرِ محترم اور شرکا کو بدیناچیش کی۔ بعد نماز مغرب سینئر فرقہ تنظیم عبدالغفار (مرحوم) کی رہائش گاہ پر ان کے بیٹوں سے تعریت کے لیے جانا ہوا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد طیبہ، زمان ناؤں کوئی میں ”حیا اور ایمان“ کے موضوع پر اجتماع عام سے مفصل خطاب کیا، جس میں ۶۰۰ مرد اور ۲۵۰ خواتین نے شرکت کی۔ اس خطاب کی ویڈیو یوریکارڈ نگہ بھی کی گئی۔

اتوار (۲۶ فروری)، کو قرآن اکیدیٰ ذیفس میں صبح ۸:۰۰ سے ۱0:۳۰ بجے تک حلقہ کرایجی جنوبی کے تمام ذمہ داران سے نشست ہوئی۔ امیرِ حلقہ نے حلقہ کی عاملہ اور مقامی امراء نے اپنے نقباء و معاونین کا تعارف پیش کیا۔ بعد ازاں سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ ۱0:۳۰ بجے حلقہ کے تمام رفقاء سے ملاقات کی۔ امیرِ حلقہ کے معاونین و مشیران اور مقامی امراء کا تعارف بھی کروایا گیا۔ سوال و جواب بھی ہوئے۔ آخر میں بیعت مسنونہ ہوئی۔ بعد نماز ظہر ۲ بجے دریہ نہ معاون شاہد سن کی عیادت کے لیے ان کی رہائش گاہ پر جانا ہوا۔ عصر سے مغرب حلقہ قرآنی میں باقاعدگی سے شرکت کرنے والے احباب سے تعارف کا سیشن ہوا۔ بعد نماز مغرب ”اجتیعت کی ضرورت و ایمیت“ کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعد ازاں سوال و جواب کی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ اس پر وکرام میں ۴۰ سے زائد احباب شریک ہوئے۔ بعد نماز عشاء آئندہ مساجد اور علماء کرام، جن کی تعداد ۱۲ تھی، سے غیر کسی ملاقات ہوئی جو رات ۱1:۰۰ بجے تک جاری رہی۔ امیرِ محترم کی طرف سے آئندہ کرام کو تظمیم کی کتب بدیناچیش کی گئیں۔

اتوار (۰۲ مارچ) لاہور کے لیے فلاں میں امیر جماعت اسلامی سندھ محمد حسین مختی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ نظام تربیت کے حوالے سے گفتگو کے دوران انہوں نے تربیت پر کچھ معلومات شیر کرنے کا کہا ہے۔

نائب امیر سے تفصیلی امور کے حوالے سے آن لائن رابطہ رہا۔

## امیر تنظیم اسلامی کا مسالا شدودہ حلقة فصل آباد

امیر تنظیم اسلامی پاکستان 17 فروری نمازِ عصر کے قریب قرآن اکیڈمی فیصل آباد تشریف لائے۔ نمازِ عصر کے بعد صدر احمد بن حنفی اکیڈمی کی کارکردگی سے امیر محترم کو آگاہ کیا۔ امیر محترم کو بتایا گیا کہ عوام یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اسلام کی رو سے "ہمارے موجودہ مسائل کا حل" کیا ہے۔ چنانچہ اس موضوع کو تفصیل سے بیان کرنے کی ضرورت ہے۔

نمازِ عشاء کے بعد حافظ عبد اللہ مظفری خلاصت قرآن پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ خلاصت کے بعد شیخ سعید صاحب نے ہدیہ نعمت پیش کیا۔ اس کے بعد امیر محترم نے

اپنے خطاب میں فرمایا کہ ملکی حالات اس قدر خراب ہیں کہ کوئی محب وطن مسلمان ان سے ااطلاق نہیں رہ سکتا۔ حالات کو جانچنے اور سمجھنے کے وظائف نظریں ہیں۔ ایک خالص دینیوں اور دوسرا قرآن وحدیت کی روشنی میں۔ دینی و فتنے کی روشنی میں۔

اور سمندر کی تہوں میں بھی سفر کرنا یہکہ یا ہے لیکن زمین پر زندگی گزارنے کا گزندہ یہکہ

سکا۔ دینی و فتنے کی روشنی ہے کہ مسائل اللہ کی طرف سے آتے ہیں تاکہ لوگ اللہ کی طرف رجوع

کریں۔ قرآن مجید میں اقوام سابق کے جرم کا ذکر ہے، جن کی وجہ سے ان کو اللہ تعالیٰ

نے عذاب کی گرفت میں لیا۔ امت مسلمہ کو اللہ نے خیر امت کے لقب سے نوازا۔ یہ

فضیلت ذمہ داریوں کی ادائیگی کے ساتھ مشروط ہے۔ ہم مسائل سے دوچار اس لیے ہیں

کہ ہم نے ان فرائض کی ادائیگی چھوڑ دی ہے۔ ہمارے حکمران جنہوں نے ملک، کواعملی

مالیاتی اور اے جو بیووں و نصاریٰ کی ملکیت ہیں، ان کا غلام بنا کر رکھ دیا۔ کلمہ گو حکمرانوں کو

اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے مجبور کرنے کے لیے پر امن مطالباتی مذاہقی تحریک برپا کرنا

چاہیے۔ تقریباً 600 لوگوں نے اس پروگرام میں شرکت کی۔

امیر محترم نے 18 فروری کو ناشتوت خواجہ مظفر الہی کے گھر تاول فرمایا۔ اس کے بعد

پکھر فرقہ، جن میں ڈاکٹر نعیم الرحمن معروف نیوروسجن، مسجد مدینہ ناؤں کے خطیب سید

لفیل احمد باشی، اور بزرگ رفیق راتا عبد الشکور شامل تھے، سے ملاقات کی۔ دوپہر کا کھانا

تنظیم کے بزرگ رفیق شیخ امین کے ہاں تناول فرمایا۔ کھانے پر ڈاکٹر عبد العسیم اور ملک

احسان الہی سمیت متعدد تنظیم کے امیر یا رسرید، حافظ سعید احمد، حکیم عمار احمد اور ڈاکٹر

فیض الرحمن نے شرکت کی۔

بعد از نمازِ عصر حلقہ کی شوری کے ساتھ امیر محترم کی خصوصی نشست ہوئی جس میں 6

مقامی امراء، 4 منزہ فقۂ اور 7 معاونین حلقہ نے شرکت کی۔ بعد نمازِ مغرب حلقہ کے گل

ذمہ داران کے ساتھ امیر محترم کی نشست ہوئی جو نمازِ عشاء کے بعد بھی جاری رہی۔ جس

میں 6 مقامی امراء، 8 معاونین حلقہ، 5 منزہ فقۂ، 17 مقامی معاونین اور 30 منظہ فرقہ

نے شرکت کی۔ نشست کے بعد تمام ذمہ داران نے امیر محترم کے ساتھ عشا نیمی میں شرکت

کی۔ عشا نیمی کے بعد امیر محترم نے نوبتیک سلسلہ کے نئے مقامی امیر حافظ محمد شفیق کے ساتھ

ملاقات کی۔ امیر محترم کا رات کا قیام قرآن اکیڈمی میں ہی تھا۔

19 فروری کو حلقہ فیصل آباد کے جملہ فرقہ کے ساتھ نشست کے لیے صبح 9 بجے

جامع مسجد قرآن اکیڈمی میں پہنچے۔ خلاصت کی سعادت عبدالرازق نے حاصل کی۔ امیر حلقہ

نے حلقہ کے جگہ ایسا جی ہدو اور حلقہ کی مقامی تناظری، منفرد اسرہ جات کا تعارف پیش کیا۔

مزید بار 54 نئے شاہ ہونے والے رفقاء نے فرداً فرداً اپنا تعارف کروایا۔ یا ہمی تعارف اور چائے کے واقعہ کے بعد سوال و جواب کی طویل نشست ہوئی جس میں امیر محترم نے رفقاء کے مسائل اور تعلیٰ پیش جوابات دیے۔ اس کے بعد امیر محترم نے رفقاء سے تذکرہ گلگول فرمائی۔ دورانِ گلگول امیر محترم نے فرمایا کہ آخرت میں اللہ کی رضا کو مقصود بنا گیں۔ تنظیم کی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لئیں۔ احسان اسلام پر عمل کریں۔ اختتم پر امیر محترم نے پہلے مبتدی رفقاء اور بعد میں ملتمر رفقاء حاضر تھے۔ نمازِ ظہر کے بعد تمام نشست میں 150 کے قریب مبتدی اور 65 ملتمر رفقاء حاضر تھے۔ نمازِ ظہر کے بعد تمام حاضر رفقاء نے امیر محترم کے ساتھ ظہرانے میں شرکت کی۔ اس کے بعد امیر محترم لاہور کے لیے عازم شفر ہو گئے۔ اس تمام پروگرام میں امیر محترم کے ساتھ نائب ناظم اعلیٰ محمد ناصر بھٹی صاحب بھی شریک رہے۔ (رپورٹ: محمد شید عرب)

## اللہ تعالیٰ اللہ الحصن دعائے مغفرت

☆ حلقہ کراچی شامی، سرجانی ناؤں کے مبتدی رفیق ارشد مجیب وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0333-2578822

☆ حلقہ پنجاب پٹھوہار، جہلم کے ملتمر رفیق میاں اظہر اقبال وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0333-2226931

☆ حلقہ سرگودھا شریقی کے مبتدی رفیق عابد مشتاق کے والد وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0321-6011367

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جیل کی توفیق

دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے ڈاے مغفرت کی اچیل ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَ ازْحَمْهُمْ وَ ادْخِلْهُمْ

فِي رَحْمَتِكَ وَ حَسِنَتِهِمْ حَسَانًا يَسِيرًا

روزہ اور رمضان المبارک کی عظمت اور فضیلت سے واقفیت کرے لیجے

## بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار الرحمن

کے دوستا پچ۔ ..... خود پڑھیے اور احباب کو تختہ پیش کیجیے:

## ① عظمتِ صیام و قیامِ رمضان مبارک

قیمت: 100/- روپے

حدیث قدسی فَإِذَا لَمْ وَآتَ أَجْزِيَ بِهِ كی روشنی میں

## ② عظمتِ صوم

قیمت: 30/- روپے

*may serve Me. (Az-Zariyat 51:56)*

The Arabic word "*'ibadah*" stands for both worshipping and praising, embracing the twin connotations of obedience and love. A person's relationship with God is similar to the relationship between a master and his slave. A slave by definition submits his/her entire life to the will of the master. The distinction between a slave and a servant is crucial to understanding this concept. A slave is at the master's beck and call twenty-four hours of the day, fulfilling every command, whereas a servant is merely an employee who is there for part of the day and then free to live as he/she desires. The former serves the master all the time and constantly, while the latter merely fulfils the terms of a mutually agreed upon contract. If a servant has chosen to work as a clerk, he/she is not obliged to do any other task unless there is an amendment to the contract and salary. Furthermore, a servant who is employed for particular hours will be paid overtime salary if asked to stay longer, and has the option of refusing to do so. The Persian poet, Sheikh Sa'di, draws attention to this truth in his profound couplet(translation):

*Life has come for slavery*                            *Life*  
*devoid of slavery is shame.*

Let us be absolutely clear that God's servitude alone does not constitute worship. It should be permeated by extreme love and devotion.

Ref: An excerpt from the English translation of the Book by Dr Israr Ahmad (RAA); "Obligations to God: A Comprehensive Islamic View" [Translated by Markazi Anjuman Khuddam-ul-Qur'an Lahore]

**Complete Book Link:**  
[https://tanzeemdigitallibrary.com/Book/OBLIGATIONS\\_TO\\_GOD/10020/70152/80748/116361](https://tanzeemdigitallibrary.com/Book/OBLIGATIONS_TO_GOD/10020/70152/80748/116361)

سود کی حرمت کے حوالے سے اعتراضات اور آن کے جوابات

**بخاری و اعتراف:** جب تک معاشرہ اسلامی نہیں ہوتا معيشت سے سود کا خاتمہ نہیں کیا جاسکتا۔

جواب: یہ بات درست ہے کہ احکام شریعت پر عمل، خواہ ان کا تعلق زندگی کے کسی بھی شعبہ سے ہو تقویٰ کے بغیر ممکن نہیں۔ اسی لیے قرآن کریم میں جب بھی احکام شریعت کا بیان آتا ہے تو ساتھ ہی تقویٰ کی تلقین کی جاتی ہے۔ البتہ معاشرے کو اسلامی بنانے اور افراد میں تقویٰ پیدا کرنے کی اولین ذمہ داری حکومت کی ہے۔

سورہ حج آیت 41 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اگر ہم آن (اہل ایمان) کو زمین میں حکومت عطا کر دیں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ ادا کریں گے، نیک کاموں کا حکم دیں گے اور برے کاموں سے روکیں گے۔"

جب حکومت ہی ذرائع ابلاغ کے ذریعے بے حیائی اور حرام خوری کی طرف راغب کرنے والی تین اسکیوں کی نشر و اشاعت کر رہی ہوتی تو افراد میں ایمان و تقویٰ کیسے پیدا ہوگا۔ ہمارے ملک کی اکثریت دین کی دشمن اور باغی نہیں بلکہ ان کی بے عملی کی وجہ لاعلمی ہے۔ اگر تمام ذرائع ابلاغ کے ذریعے لوگوں کو قرآن و سنت کی روشنی میں احکام شریعت، ان پر عمل کی اہمیت اور ان کی خلاف ورزی کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے تو لازماً معاشرے میں خداخونی اور دین داری پیدا ہوگی اور مدعیشہ سیستہ ہر شعبے میں شریعت عمل کی راہ بھوار ہوگی۔

بکماله "سود: حرمت، خاشتیں، اشکالات" ، از حافظ انجمن نوید احمد

**آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 321 دن گزر چکے!**

پنجمین داشتہ

☆ لاہور کی رہائشی فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 33 سال، تعلیم ایم بی (ایجوکیشن)، مکول پھر، تقد 12 فٹ 12 فٹ، خلیج یافتہ (شادی کے ایک ماہ بعد) صوم و صلوٰۃ کی پابندی کے لئے دنیا میں جان کے حامل، پرسر روزہ گاری کے کام لاہور سے رشتہ دار کا، ہے۔

0333-4065555: 11/2 16

اشہار دینے والے حضرات نوٹ کر لیں کہ ادا وہ بذا صرف اخلاق اعلانی روپ  
ادا کرنے گا اور مشتک جو والے سے کسی قسم کی اذمود اور تقویٰ نہیں کر سکتے۔

## **Submitting to God's (SWT) commands at a personal level:**

### **The first obligation of a Muslim to God(SWT)**

The first and foremost obligation of a Muslim to God is to submit to His commands at a personal level.

The following four Qur'anic terms express the essence of personal submission in slightly different ways: Islam, obedience (*ita`ah*), abstinence (*taqwa*) and worship (*'ibadah*).

#### **1. Islam**

Islam is the most basic of these four terms. Literally it means to completely surrender, to give up resistance, and unquestioningly obey Divine commandments. The Qur'an requires of us that we enter Islam wholly:

*O ye who believe! Enter into Islam wholly(Al-Baqarah 2:208)*

There is no such thing as partial acceptance of Islam or partial obedience to God. It is unacceptable to obey certain commands and disregard others. If one is not prepared for an attitude of total submission then he/she must choose another path. Islam represents a case of "take it all or leave it all". There cannot be any compromise in this principle.

#### **2. Obedience (*ita`ah*)**

Obedience represents the spirit of Islam from an enhanced perspective. While Islam signifies surrender and giving up any resistance, obedience denotes one's willing submission in an active and positive sense. One's resolve to observe the dictates of faith willingly is branded as obedience. The Qur'anic position is:

*"Obey Allah and obey the Messenger, but if you turn away, the duty of our Messenger is only to convey clearly." (At-Taghabun:64:12)*

What is stated in the definition of Islam also

lies at the core of obedience (*ita`ah*), which is the "all or none" law. The Messenger, Prophet Muhammad a, had the duty of conveying the Divine message, a duty that he discharged in an exemplary fashion. If one who has received the message turns away from it, he/she will be solely responsible for this defiance and rebellion. There is no room for partial obedience.

#### **3. Abstinence (*taqwa*)**

The term abstinence approaches the concept of Islam from the opposite direction of *ita`ah*. Whereas obedience represents an active and positive response to the requirements of Islam (submission), abstinence is its active but negative dimension. Implicit in the term are the following connotations: Avoiding any disobedience to divine commands, shunning any disobedience to God, entertaining the fear of His displeasure and striving for avoiding His punishment. *Taqwa* is a very comprehensive attitude and it is difficult to define this term in a single expression. The Qur'an comprehensively uses the term *Taqwa* in the following ayah:

*O believers! Fear Allah as He should be feared, and die not except in a state of Islam.(Al-i-'Imran 3:102)*

#### **4. Worship (*'ibadah*)**

This is perhaps the most comprehensive term regarding personal submission. As a term it might be defined as, "To surrender oneself completely *out of love*". The Qur'an declares that the very purpose of the creation of human beings is to worship God, a point made in ayah 56 of Surah Az-Zariyat:

*I have only created Jinns and men, that they*

Weekly

**Nida-e-Khilafat**

Lahore

# ACEFYL

SUGAR FREE  
COUGH  
SYRUP

Acefylline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین  
کھانسی کا شربت  
**شوگرفی**

میں بھی دستیاب ہے

ہر قسم کی کھانسی میں  
یکسان مفید

